بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمۃ الیوم

مدرسہ عربیہ ختم نبوت چناب نگر میں دورۂ حدیث کا اجراء	مولانا اللہ وسایا	03
مولانا محمد احمد لدھیانوی کی والدہ کا وصال	// //	06
مولانا عبدالرحیم اشعر رحمۃ اللہ علیہ کی اہلیہ کا انتقال	// //	07

مقالات ومضامین

سیدنا حضرت عبیدہ بن الحارث رضی اللہ عنہ	حافظ محمد انس	08
اصحاب بدر کا اجمالی تعارف (قسط نمبر:13)	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	11
روزہ اور اس کے آداب	شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ	14
روزہ اور اس کے اہم مسائل	مولانا محمد وسیم اسلم	19
سند...... تاریخ خلیفہ ابن خیاط رحمۃ اللہ علیہ	ترجمہ: مولانا غلام رسول دین پوری	23
پاکستان کی بقاء اسلام میں ہے	میجر جنرل بلال اکبر ڈی.جی رینجر سندھ	32
چمنستان ختم نبوت کے گلہائے رنگارنگ کا مقدمہ	مولانا اللہ وسایا	34

شخصیات

جناب پروفیسر سید وکیل احمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا وصال	مولانا اللہ وسایا	36

ردقادیانیت

ختم نبوت ہمارا ایمان	محمد عمران نقشبندی	37
ردقادیانیت کی کتب پر کوئی پابندی نہیں	ادارہ	42

متفرقات

سالانہ تجدیدی رجسٹریشن لیٹر...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت	ادارہ	43
قائد آباد میں چوک ختم نبوت کا افتتاح	//	46
رپورٹ یک سالہ تخصص فی علوم ختم نبوت کورس	//	47
تبصرۂ کتب	//	49
جماعتی سرگرمیاں	//	50

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمۃ الیوم

مدرسہ عربیہ ختم نبوت چناب نگر میں دورۂ حدیث کا اجراء!

پاکستان بننے سے لے کر ۱۹۷۴ء تک چناب نگر میں کسی مسلمان کو داخل ہونے کی قادیانی اجازت نہ دیتے تھے۔ ۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء کو جب پاکستان کی قومی اسمبلی نے قادیانیوں کو آئینی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ تب اس کے ساتھ ہی سانحہ ربوہ (چناب نگر) کی تحقیقات کے لئے جناب کے.ایم صمدانی ہائیکورٹ کے جج پر مشتمل عدالتی کمیشن نے سفارش کی کہ چناب نگر کو کھلا شہر قرار دیا جائے۔ چنانچہ پچاس ایکڑ رقبہ پر مشتمل مسلم کالونی چناب نگر میں ہاؤسنگ سکیم کے تحت منظور ہوئی۔ اس میں ۹؍کنال کا پلاٹ مسجد ومدرسہ کے لئے رکھا گیا جو مجلس تحفظ ختم نبوت کو الاٹ ہوا۔

تب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ شیخ الاسلام مولانا سید محمد یوسف بنوری ؒ تھے۔ آپ کے حکم پر حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد ؒ، مولانا محمد حیات ؒ، مولانا محمد شریف جالندھری ؒ، مولانا تاج محمود ؒ، مولانا عبدالرحمن میانوی ؒ نے جہاں ۱۹۷۵ء میں ریلوے اسٹیشن پر جامع مسجد محمدیہ تعمیر کی۔ وہاں مسلم کالونی میں ۱۹۷۶ء میں مسجد ومدرسہ ختم نبوت کی بنیاد بھی رکھی۔ تب ان اکابر کے ساتھ مولانا عزیز الرحمن جالندھری، مولانا خدا بخش مرحوم، مولانا سید ممتاز الحسن گیلانی مرحوم، مولانا عبدالرزاق رحیمی حال برطانیہ، شیخ منظور احمد مرحوم چنیوٹی اور ان سب کا کفش بردار فقیر راقم شریک عمل تھے۔ مدرسہ عربیہ ختم نبوت میں قاری منیر احمد صاحب مدرس مقرر ہوئے۔ حفظ وناظرہ، قرآن مجید کی کلاس جاری ہوئی۔ بعد میں قاری عبدالرحمن (حال جھنگ) مدرس کے طور پر آئے۔ قاری عبدالواحد امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت منڈی بہاؤالدین بھی مدرس کے طور پر تشریف لائے۔ مختلف اساتذہ تشریف لاتے رہے۔ تعداد کبھی کم، کبھی زیادہ رہی۔ کام چلتا رہا۔ ایک دفعہ کچھ عرصہ کے لئے مولانا عبدالرحمن ظفر فیصل آباد والوں کی سربراہی میں درجہ کتب کا بھی اجراء کیا گیا۔

قادیانی کفر کا سحر اور نحوست کو توڑتے توڑتے تیس اکتیس برس بیت گئے مگر درجہ کتب کا مستقل اجراء نہ ہوسکا۔ آج سے تقریباً دس سال قبل اللہ رب العزت کے فضل وکرم کے بھروسہ پر عالمی مجلس کی مرکزی مجلس شوریٰ نے مولانا محمد اکرم طوفانی کی تجویز پر منظوری دی۔ حضرت مولانا خواجہ خان محمد ؒ کی دعاؤں سے درجہ کتب کا آغاز ہوا۔ تب لاہور کے جامعہ قاسمیہ سے مولانا سجاد الٰہی تونسوی تدریس کے لئے تشریف

لائے۔ پہلے سال دو درجے جاری کئے۔ ایک دو سال بعد مولانا سجاد الٰہی صاحب تو لاہور واپس تشریف لے گئے۔ ان کی جگہ صدر مدرس کے طور پر مولانا غلام رسول دین پوری تشریف لائے۔ ہر سال ایک ایک درجہ بڑھاتے گئے۔ ایک دو سال درجہ نہ بڑھایا کہ پیچھے کی کلاسیں مزید بھرپور ہو جائیں۔ ۱۴۳۶ھ میں مشکوٰۃ شریف کے درجہ تک پہنچے۔ مقدر دیکھئے اور قدرت کے کرم پر قربان جائیں کہ مشکوٰۃ شریف کے پہلے سال کے آخر میں مشکوٰۃ شریف کی اختتامی تقریب کے موقع پر شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی ؒ کے صاحبزادہ مولانا طلحہ کاندھلوی صاحب مدظلہ تشریف لائے۔ زہے نصیب!

امسال ۱۴۳۷ھ میں مشکوٰۃ شریف کے ختم پر مولانا قاضی عبدالرشید اور مولانا صاحبزادہ عزیز الرحمٰن رحیمی تشریف لائے۔ اب مولانا غلام رسول دین پوری کی سربراہی میں درجہ کتب کے اساتذہ کی بھرپور جماعت تدریس کے فرائض سرانجام دے رہی ہے۔ مولانا عزیز الرحمٰن ثانی مدرسہ کے نظم و نسق کی نگرانی فرماتے ہیں۔ مولانا غلام مصطفیٰ مدرسہ کے بیرونی معاملات اور خطابت کے نظم کو سنبھالے ہوئے ہیں۔ چھ حفظ و گردان کی کلاسیں ہیں۔ بنات کے لئے حفظ و ناظرہ کا شعبہ علیحدہ ہے۔ گزشتہ سے پیوستہ سال سے یک سالہ تخصص کی کلاس کا اجراء ہوا جو ترقی پذیر ہے۔ اس کا نظم مولانا رضوان عزیز کے ذمہ ہے۔ الحمدللہ! ۱۴۱۶ھ سے سالانہ ختم نبوت ریفریشر کورس مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں شعبان کے مہینہ میں منعقد ہوتا ہے۔ مولانا قاضی احسان احمد، مولانا مفتی راشد مدنی، مولانا محمد قاسم رحمانی، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی ایسے حضرات جنہوں نے اس کورس میں پڑھا تھا۔ آج وہ یہ کورس کامیابی و کامرانی سے پڑھا رہے ہیں۔ اس وقت تک چار ہزار سے زائد علماء نے کورس کیا ہے۔

کہتے ہیں کہ ایک بادشاہ کا کہیں سے گزر ہوا۔ دیکھا کہ ایک بوڑھا ضعیف آدمی کھجور کا پودا لگا رہا ہے۔ بادشاہ نے کہا کہ بزرگو! آپ تو گور کنارے ہیں، اس پودے کے پھل دینے سے قبل آپ نے راہی عدم آباد ہو جانا ہے تو پودا لگانے کا فائدہ؟ اس بزرگ نے جواب دیا: بادشاہ سلامت! میرے بڑوں نے پودے لگائے میں نے ان کا پھل کھایا، میں پودا لگا رہا ہوں، میرے بعد والے اس کا پھل کھائیں گے۔ بادشاہ نے خوش ہو کر انعام دیا۔ بزرگ نے کہا کہ لوگوں کے پودے سالوں بعد پھل دیں گے میں نے ادھر پودا لگایا، ادھر پھل مل گیا۔ بادشاہ نے خوش ہو کر مزید انعام دیا۔ بزرگ نے کہا کہ لوگوں کے پودے سال میں ایک بار پھل دیتے ہیں میرے پودے نے دوبارہ پھل دیا ہے۔ بادشاہ نے خوش ہو کر تیسری بار انعام دیا۔ اس واقعہ سے صرف اتنا استدلال مقصود ہے کہ مقدر والوں کو یہ موقعہ ملتا ہے کہ اپنے ہاتھوں لگائے پودوں کا پھل اترتا اپنی آنکھوں سے دیکھ سکیں۔

قارئین کرام! توجہ فرمایئے سوچئے اور بار بار سوچئے آج سے چالیس سال قبل جب آپ کے اکابر

نے مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر کا آغاز کیا۔ تصور بھی نہ تھا کہ یہاں دورۂ حدیث شریف کا آغاز ہوگا۔ ایک بار پھر سوچئے کہ مدرسہ ختم نبوت چناب نگر میں (۱) حفظ وگردان کی چھ کلاسیں۔ (۲) بنات کا حفظ وناظرہ کا شعبہ۔ (۳) شعبہ تخصص۔ (۴) بنین کے شعبہ میں مشکوٰۃ شریف تک کی تعلیم۔ (۵) مدرسہ عربیہ ختم نبوت چناب نگر وفاق المدارس کی طرف سے گزشتہ کئی سالوں سے شعبہ کتب کا امتحانی سنٹر ہے۔ (۶) مدرسہ سے ملحقہ عظیم الشان دو لائبریریاں۔ (الف) تدریسی کتب کی لائبریری، (ب) جنرل لائبریری، دونوں میں بیس ہزار کے لگ بھگ کتب مختلف موضوعات پر موجود ہوں گی۔ (۷) اور اب اس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی شوریٰ کے اجلاس ۱۴۳۵ھ کے فیصلہ کے مطابق ۱۴۳۷ھ شوال میں تعلیمی نئے سال کے آغاز پر دورۂ حدیث شریف کا اجراء، درجہ مشکوٰۃ، دورۂ حدیث شریف اور تخصص کے شرکاء کے لئے کمپیوٹر کی تعلیم لازمی۔ تخصص کے شرکاء کے لئے پندرہ صد اور دورۂ حدیث کے شرکاء کے لئے ایک ہزار روپیہ ماہانہ وظیفہ۔ یاد رہے کہ امسال پورے ضلع چنیوٹ کے مدارس سے مدرسہ عربیہ ختم نبوت کے طلباء کی تعداد وفاق کے امتحان میں زیادہ تھی۔

یہ سب اللہ رب العزت کا کرم ہے۔ پودا لگانے والے حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ، مولانا خواجہ خان محمدؒ، مولانا محمد حیاتؒ، مولانا تاج محمودؒ، مولانا محمد شریف جالندھریؒ ان حضرات کے اخلاص کا صدقہ ہے کہ اس وقت درجہ کتب، درجہ حفظ وگردان وناظرہ اور درجہ تخصص کے رہائشی طلباء کی تعداد ساڑھے چار صد کے قریب رہی۔ پورا سال ہر ماہ تحریری خواندہ کتب کا جائزہ ہوتا رہا۔ پورا سال شرکاء لائبریری سے فائدہ اٹھاتے رہے۔ پورا سال جمعرات کی شام تقریر میں مہارت کے لئے مقابلے ہوتے رہے اور اب دورۂ حدیث شریف ہوگا۔ زہے نصیب!

ملک بھر کے مبلغین حضرات سے اس تحریر کے ذریعہ درخواست ہے کہ وہ کم از کم ایک ایک طالب علم درجہ کتب کے لئے اپنے اپنے حلقہ سے روانہ کریں۔ جماعتی رفقاء سے استدعا ہے کہ وہ مدرسہ کی کامیابی کے لئے جہاں دعا فرمائیں وہاں وہ بھی اپنے متعلقین کو مدرسہ عربیہ ختم نبوت چناب نگر میں پڑھنے کے لئے بھجوائیں۔ اس سے کہیں زیادہ یہ کہ دعا بھی فرمائیں کہ حق تعالیٰ اس مدرسہ کو باقی مدارس کی طرح مزید ترقیوں سے سرفراز فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ برکت اور اخلاص کی دولت سے مالا مال فرمائیں۔ نظر بد، فتنہ وفساد اور سماوی وارضی حادثات سے محفوظ فرمائیں۔

اللہ رب العزت کو منظور ہے تو اب کورس کے بعد انہی صفحات پر ملاقات ہوگی۔ یہاں پہنچا تھا کہ اخبارات آگئے۔ ۱۰؍مئی ۲۰۱۶ء بروز منگل روزنامہ نوائے وقت ملتان کے آخری صفحہ پر خبر ہے: ’’بہاولپور ستلج پل پر ٹرین کو تباہ کرنے کا منصوبہ ناکام۔ ۵ دہشت گرد گرفتار۔ سی.ٹی.ڈی کی بروقت کارروائی، دہشت

گردی کی کارروائی ناکام، دہشت گردوں کا تعلق کالعدم جماعت سے بتایا جاتا ہے۔"

آج کے روزنامہ جنگ ملتان کے صفحہ اوّل کی سرخی ہے: "ٹنڈو جام ریلوے پٹری پر دھماکا ۹ بوگیاں تباہ"، "حیدرآباد میں مال گاڑیاں ٹکرا گئیں۔"

ان خبروں کے بعد گزشتہ ماہ کے ماہنامہ لولاک کے مختصر ادارتی صفحہ کو ایک بار پھر پڑھ لیں اور رمضان المبارک کی ساعتوں میں دعا فرمائیں کہ حق تعالیٰ ہمارے ملک کو دشمنوں کے شر سے محفوظ فرمائیں۔ الہ العالمین اپنے فضل سے ہمارے ملک کی حفاظت فرمائیں۔ ہمارے مال، جان، ایمان، اولاد، دین اسلام، دنیا وآخرت کی حفاظت فرمائیں۔ آمین بحرمۃ النبی الکریم !خاتم النّبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین الیٰ یوم الدین برحمتک یا ارحم الراحمین!

مولانا محمد احمد لدھیانوی کی والدہ کا وصال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کمالیہ کے سابق امیر، جامعہ فاروقیہ کمالیہ کے بانی حضرت حافظ صدرالدین مرحوم کی اہلیہ، جماعت اہل سنت کے مرکزی قائد حضرت مولانا احمد لدھیانوی اور جمعیۃ علماء اسلام کمالیہ کے رہنما مولانا حبیب اللہ کی والدہ مرحومہ ۳؍مئی ۲۰۱۶ء کو انتقال فرماگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

حضرت حافظ صدرالدین ؒ کا بیعت کا تعلق حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوری ؒ سے تھا۔ ان کے وصال کے بعد مولانا محمد انوری صاحب ؒ سے اصلاح کا تعلق قائم فرمایا۔ حضرت حافظ صدرالدین ؒ رائے کوٹ لدھیانہ کے باسی تھے۔ مولانا محمد انوری ؒ بھی لدھیانہ کے تھے۔ انہی نسبتوں کے باعث حضرت حافظ مرحوم کے گھرانہ کا خانوادہ انوری سے مثالی محبانہ ومخلصانہ تعلق تھا۔ مولانا حافظ صدرالدین ؒ اس دھرتی پر چلتے پھرتے اللہ رب العزت کے مقبول بندے تھے۔ حق تعالیٰ نے انہیں زہد وتقویٰ اور للّٰہیت سے وافر حصہ نصیب فرمایا تھا۔ آپ کی پاکیزہ زندگی اور تقویٰ شعار طبیعت کا اثر آپ کی اہلیہ محترمہ پر تھا۔ مرحومہ انتہائی عبادت گزار، شب زندہ دار خاتون تھیں۔ تلاوت وتہجد زندگی بھر کے ان کے معمولات میں شامل تھے۔ پچانوے سال کی عمر پائی۔ صحت اتنی قابل رشک تھی کہ زندگی کے آخری حصہ میں بھی بغیر عینک کے چار پانچ سپارے تلاوت فرماتی تھیں۔

شوہر نامدار کے وصال کے بعد مرحومہ نے معمول بنالیا کہ ایک ایک ہفتہ باری باری صاحبزادوں کے ہاں گزارتی تھیں۔ یوں تمام صاحبزادوں بہوؤں اور پوتے، پوتیوں کو باری باری خدمت کا موقع ملتا رہتا۔ کبھی کبھی تمام بیٹوں، بیٹیوں اور ان کی اولادوں کو کسی ایک بیٹے کے گھر دعوت پر بلالیتیں۔ یوں اولاد کا پورا چمن ان کے سامنے صدابہار بن جاتا۔ غرض بہت ہی سلیقہ شعار، عبادت گزار خاتون تھیں۔ حق تعالیٰ مرحومہ کو کروٹ کروٹ جنت میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائیں۔ ان کی اولاد پوتوں پوتیوں، نواسے نواسیوں میں

کئی علماء، مفتی، قرآن مجید کے قاری اور حافظ ہیں جو مرحومہ کے لئے ذخیرۂ آخرت ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور ادارہ لولاک مولانا محمد احمد، مولانا حافظ حبیب اللہ لدھیانوی، ان کے جملہ برادران اور خاندان کے تمام افراد کے اسی صدمہ میں برابر کے شریک ہیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ مولانا مقبول الرحمٰن انوری نے پڑھائی۔ جم غفیر جنازہ پر حاضر ہوا۔ چاروں مکاتب فکر کے افراد نے جنازہ پڑھا اور یہ اتحاد امت کا مظہر تھا۔

مولانا عبدالرحیم اشعر رحمۃ اللہ علیہ کی اہلیہ کا انتقال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما حضرت مولانا عبدالرحیم اشعر رحمۃ اللہ علیہ کی اہلیہ، مولانا عطاء الرحمٰن، حافظ ضیاء الرحمٰن کی والدہ محترمہ کا پچھلے دنوں وصال ہوگیا۔ جامعہ فاروقیہ شجاع آباد کے شیخ الحدیث مولانا زبیر احمد صدیقی نے آپ کا جنازہ پڑھایا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اگلے روز تعزیت کے لئے مرحومہ کے گاؤں تشریف لے گئے اور ان کی اولاد سے تعزیت فرمائی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائیں۔ آمین!

حضرت حافظ عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال

حضرت حافظ عبدالرحمٰن ۱۹۱۳ء کو ضلع لدھیانہ انڈیا میں پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم لدھیانہ سے ہی حاصل کی۔ قیام پاکستان کے بعد سیالکوٹ میں آبسے۔ سیالکوٹ کے ایک چھوٹے سے علاقہ چنتوں موم میں ایک مدرسہ تعلیم الاسلام کی بنیاد رکھ کر حفظ کی کلاس شروع کی۔ ابتداء میں کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ مگر آپ نے ہر مشکل کا سامنا کیا۔ آپ کی اسی استقامت کا نتیجہ یہ نکلا کہ ایک مدرسہ سے شروع ہونے والا یہ سلسلہ ان کی وفات پر ۲۴ مدارس اور ۷ مساجد پر اختتام پذیر ہوا۔ آپ نے تقریباً ۷۰ سال تک قرآن کی
عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ نے ہر فتنہ بالخصوص قادیانیت کے خلاف بھی بھرپور کام کیا۔
تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ اور ۱۹۷۴ میں بھرپور حصہ لیا۔ قید و بند کی صعوبتیں بھی برداشت کیں۔ آپ نے کئی
عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ

رحمۃ اللہ علیہ

اور دیگر اکابرین کو مدعو کرتے رہے اور قادیانیت کے خلاف علم جہاد کو بلند کرتے رہے۔ آپ کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد ۲۶ اپریل ۲۰۱۶ کو انتقال فرما گئے۔ جنازہ میں سیالکوٹ، پسرور، ڈسکہ، گوجرانوالہ، نارووال سے علماء، شاگردوں، اور عوام الناس نے شرکت کی۔ نماز جنازہ آپ کے بڑے بیٹے مولانا عزیز الرحمٰن قاسمی نے پڑھایا۔ جنازہ کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سیالکوٹ کے وفد نے مولانا فقیر اللہ اختر کی سرپرستی میں مولانا عزیز الرحمٰن قاسمی سے ملاقات کی اور ان سے گہرے دکھ کا اظہار کیا۔

سیدنا حضرت عبیدہ بن الحارث رضی اللہ عنہ

حافظ محمد انس

الحمد لولیہ و الصلوٰۃ علیٰ نبیہ محمد و علیٰ آلہ و اصحابہ اجمعین!

حضرت عبیدہؓ بن حارث بن مطلب بن عبد مناف بن قصی القرشی کا شمار جلیل القدر صحابہؓ میں ہوتا ہے۔ ان کی کنیت ابو معاویہ بھی تھی اور ابوالحارث بھی۔ لقب شیخ المہاجرین تھا۔ ان کا تعلق بنو عبد مناف کی شاخ بنو مطلب سے تھا۔ وہ سرور عالم ﷺ کے پردادا ہاشم بن عبد مناف کے بھائی مطلب کے پوتے تھے۔ والدہ کا نام خیلہ تھا۔ رحمت عالم ﷺ سے دس برس پہلے پیدا ہوئے تھے۔

حضرت عبیدہؓ نے ابتدائے بعثت میں حضرت عثمانؓ بن مظعون، حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ، حضرت ابوعبیدہ بن الجراحؓ، حضرت ابوسلمہؓ اور حضرت ارقم بن ابی الارقمؓ کے ساتھ اس وقت دعوت حق پر لبیک کہا جب ایسا کرنا ہولناک خطرات کو دعوت دینے کے مترادف تھا۔ حضرت عبیدہؓ اس وقت جوانی کی منزلوں سے گزر کر بڑھاپے کی حدود میں داخل ہو چکے تھے۔ لیکن انہوں نے نوجوانوں کے سے جوش اور ولولے کے ساتھ اسلام کو حرز جان بنایا۔ مشرکین قریش کی مخالفت اور ایذا رسانی سے مطلق ہراساں نہ ہوئے۔ ان کے قبول اسلام کے کچھ عرصہ بعد جب مشرکین نے پرستاران حق پر عرصہ حیات تنگ کر دیا تو سرور عالم ﷺ نے اپنے مٹھی بھر جاں نثاروں کے ساتھ حضرت ارقم بن ابی الارقم مخزومیؓ کے مکان میں پناہ لی۔ ان جانثاروں میں حضرت عبیدہؓ بھی شامل تھے۔ حضرت ارقمؓ کا مکان کوہ صفا کے دامن میں واقع تھا اور اس میں بیٹھ کر دشمن کے حملے کا اچھی طرح دفاع کیا سکتا تھا۔ ستم رسیدہ مسلمانوں نے اس حظیرہ قدس کو اس وقت چھوڑا جب حضرت عمر بن خطابؓ اسی جگہ رحمت عالم ﷺ کے قدموں پر آن گرے اور ساقی کوثر ﷺ کے دست مبارک سے بادہ توحید پی کر مشرف بہ اسلام ہوئے۔

جب سرور کائنات ﷺ نے صحابہ کرامؓ کو مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کی اجازت دی تو حضرت عبیدہؓ بن الحارثؓ بھی ہجرت کر کے مدینہ پہنچے اور حضرت عبداللہ بن سلمہؓ کے مکان میں فروکش ہوئے۔ ہجرت کے وقت ان کی عمر ۶۰ برس سے متجاوز تھی۔ وہ رحمت عالم ﷺ کے نزدیک بڑی قدر و منزلت کے حامل تھے۔ اسی لئے لوگوں میں "شیخ المہاجرین" کے لقب سے مشہور ہو گئے تھے۔ سرور عالم ﷺ نے حضرت عبیدہؓ کو مستقل سکونت کے لئے مدینہ میں ایک قطعہ زمین مرحمت فرمایا جس میں وہ اپنے سارے خاندان سمیت آباد ہو گئے۔

مہاجرین میں سے حضرت عبیدہؓ کا بھائی چارہ حضرت بلال حبشیؓ سے قائم تھا۔ جب حضور ﷺ نے مہاجرین اور

انصار کے مابین مواخاۃ قائم کرائی تو حضرت عبیدہؓ کو حضرت عمیر بن حمام انصاریؓ کا دینی بھائی بنایا۔

ہجرت کے بعد مسلمانوں کو کسی قدر اطمینان نصیب ہوا اور وہ کفار کے دست تعدی سے محفوظ ہوگئے۔ تاہم مشرکین مکہ کے حملہ کا خطرہ ہر وقت موجود تھا۔ اسی خطرہ کے تدارک کے لئے سرور عالم ﷺ صحابہؓ کی چھوٹی چھوٹی مسلح جماعتیں وقتاً فوقتاً مکہ کی طرف یا مدینہ کے نواح میں بھیجتے رہتے تھے۔ ایسی مہمات کو سرایا سے موسوم کیا جاتا ہے۔ ان کا سب سے بڑا مقصد یہ تھا کہ دشمنوں کی نقل وحرکت پر نظر رکھی جائے تا کہ وہ بے خبری میں حملہ نہ کردیں۔ غزوہ بدر سے پہلے جو سرایا پیش آئے ان میں سے ایک سریہ کی قیادت کا شرف حضرت عبیدہؓ کو حاصل ہوا۔ یہ مہم شوال سن ۱ ہجری میں پیش آئی۔ یہ سریہ عبیدہ بن حارثؓ یا سریہ رابغ کے نام سے مشہور ہے۔ اس میں حضور ﷺ نے ساٹھ یا اسی سواروں کے ساتھ حضرت عبیدہ بن حارثؓ کو قریش کی نقل وحرکت کا پتہ چلانے کے لئے وادی رابغ کی طرف روانہ فرمایا۔ قریش اگرچہ تعداد میں زیادہ تھے مگر انہوں نے لڑنے سے گریز کیا اور پہلو بچا کر نکل گئے۔ حضرت عبیدہؓ کی ماتحتی میں حضرت سعدؓ بن ابی وقاص جیسے پر جوش مجاہد بھی تھے انہوں نے اس موقع پر راہ حق میں ایک تیر چلا ہی دیا۔ صحیح بخاری شریف میں حضرت سعدؓ سے روایت ہے کہ میں پہلا عرب ہوں جس نے راہ خدا میں تیر چلایا۔ گویا سریہ عبیدہ بن حارثؓ میں سب سے پہلے اللہ کی راہ میں تیر چلایا گیا۔

۱۷ رمضان المبارک سن ۲ ہجری کو بدر کے میدان میں علمبرداران حق اور معبودان باطل کے پرستار ایک دوسرے کے مقابل ہوئے تو حضرت عبیدہؓ بن حارث بھی رحمت عالم ﷺ کے ہمرکاب تھے۔ سب سے پہلے لشکر قریش سے عامر حضرمی نے آگے بڑھ کر مبارز طلبی کی۔ حضرت عمر فاروقؓ کے غلام حضرت مہجعؓ اس کے مقابلے کے لئے نکلے اور مردانہ وار لڑ کے شہید ہوگئے۔ اس کے بعد ربیعہ کے بیٹے عتبہ وشیبہ اور ولید بن عتبہ آگے بڑھے۔ اور مسلمانوں کو مقابلہ کے لئے للکارا۔ مسلمانوں کی طرف سے حضرت عوفؓ، اور حارث کے بیٹے معاذؓ اور معوذؓ ان کے مقابلہ پر نکلے۔ یہ تینوں صحابہؓ انصاری تھے۔ عتبہ نے ان کا نام ونسب پوچھا اور جب معلوم ہوا کہ یہ مدینہ والے ہیں تو پکارا: محمد (ﷺ)! یہ لوگ ہمارے جوڑ کے نہیں ہیں۔ اس پر حضور ﷺ نے تینوں انصاری مجاہدوں کو پیچھے ہٹ آنے کا حکم دیا۔ اور حضرت حمزہؓ، حضرت علیؓ اور حضرت عبیدہؓ سے مخاطب ہوکر فرمایا: ”حمزہ، علی، عبیدہ جاؤ اور دین کی خاطر ان سے لڑو۔“

تینوں جواں مرد نیزے ہلاتے ہوئے اپنے حریفوں کے مقابل جا کھڑے ہوئے۔ بعض روایتوں میں ہے کہ سرور عالم ﷺ کی خواہش تھی کہ بنو عبد شمس کے تین مبارز خواہوں کے مقابلے میں تین ہاشمی بھیجے جائیں۔ لیکن مشکل یہ تھی کہ جہاں قریش کے لشکر میں عباس بن عبدالمطلب، نوفل بن حارث بن عبدالمطلب، مغیرہ بن حارث بن عبدالمطلب اور عقیل بن ابی طالب چار ہاشمی موجود تھے۔ وہاں لشکر اسلام میں حضور ﷺ

کو چھوڑ کر حضرت حمزہؓ اور حضرت علیؓ صرف دو ہاشمی تھے۔ اس لئے آپ ﷺ نے حضرت عبیدہؓ کو جو مطلبی تھے اور بنو ہاشم کے حلیف تھے ان کو شامل کر کے اس کمی کو پورا کیا۔

اب کی بار عتبہ بولا: ’’ہاں اب یہ ہمارے کفو اور جوڑ کے آدمی ہیں۔‘‘ لڑائی شروع ہوئی تو عتبہ حضرت حمزہؓ کے ہاتھ سے اور ولید حضرت علیؓ کے ہاتھ سے مارا گیا۔ یہ دیکھ کر طعیمہ بن عدی بن نوفل کو جوش آ گیا اور وہ بکارتا ہوا آگے بڑھا۔ لیکن شیر خدا حضرت حمزہؓ نے ایک ہی وار میں اس کو بھی ڈھیر کر دیا۔ البتہ حضرت عبیدہؓ اور شیبہ میں دیر تک کش مکش ہوتی رہی۔ یہاں تک کہ دونوں بے دم ہو گئے۔ لیکن آخری مرتبہ شیبہ نے اپنی تلوار سے ایک بھرپور وار حضرت عبیدہؓ پر کیا جس سے وہ شدید زخمی ہو گئے۔ ان کا ایک پاؤں شہید ہو گیا۔ اور پنڈلی کی ہڈی سے گودا بہنے لگا۔ یہ دیکھ کر حضرت علیؓ جو اپنے دشمن سے فارغ ہو چکے تھے۔ ادھر بڑھے اور شیبہ کو جہنم واصل کر کے حضرت عبیدہؓ کو میدان جنگ سے اٹھا لائے۔

جب حضرت عبیدہؓ کو رحمت عالم ﷺ کی خدمت میں اٹھا کر لائے تو ان کا جسم زخموں سے چور چور تھا۔ ان کی حالت دیکھ کر حضور ﷺ کو سخت صدمہ پہنچا۔ آپ ﷺ نے انہیں تسلی دی اور اپنا سر اقدس اظہار شفقت کے طور پر ان کے زانو پر رکھ دیا۔ حضرت عبیدہؓ نے رحمت عالم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: ’’یارسول اللہ ﷺ! کیا مجھے مرگ شہادت نصیب نہ ہوگی؟‘‘ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ تم شہید ہو اور نیکو کاروں کے پیشوا ہو۔ حضور ﷺ کا ارشاد گرامی سن کر حضرت عبیدہؓ کا چہرہ فرط مسرت سے چمک اٹھا۔

معرکہ بدر کے بعد لشکر اسلام مدینہ کی طرف لوٹے تو وادی صفراء میں حضرت عبیدہؓ کا وقت آخر آ پہنچا اور اسی وادی کو ان کی ابدی آرام گاہ بننے کی سعادت نصیب ہوئی۔ ان کی تدفین کے بعد مدتوں وادی صفراء کی فضا میں مشک کی خوشبو بسی رہی۔ جو کوئی ادھر سے گزرتا مسحور کن خوشبو کی لپٹیں اسے مدہوش کر دیتیں۔

غزوہ بدر سے ایک مدت کے بعد رحمت عالم ﷺ ایک مرتبہ اپنے جاں نثاروں کے ساتھ وادی صفراء سے گزرے اور رات گزارنے کے لئے وہیں پڑاؤ ڈالا۔ ہوا چلنی شروع ہوئی تو اس میں سے مشک کی مسحور کن لپٹیں آ رہی تھیں۔ صحابہ کرامؓ نے حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کی: ’’یارسول اللہ ﷺ! کہیں سے مشک کی لپٹیں بڑی شدت اور فراوانی سے آ رہی ہیں۔ ان سے ہمارا مشام جاں معطر ہو گیا۔‘‘ سرور عالم ﷺ نے فرمایا: ابو معاویہ (حضرت عبیدہؓ بن حارث) کی قبر کے یہاں ہوتے ہوئے تمہیں تعجب کیوں ہے؟۔ اللہ اللہ یہ درجہ ہے ایک عاشق رسول ﷺ اور شہید راہ حق کا:

یہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا ہر مدعی کے واسطے دار و رسن کہاں

شہادت کے وقت حضرت عبیدہؓ کی عمر ۶۳ برس کی تھی۔ انہوں نے اپنے پیچھے چار لڑکیاں، خدیجہ، صفیہ، نخیلہ اور ریطہ اور چھ لڑکے معاویہ، حارث، محمد، منقذ، عون اور ابراہیم چھوڑے۔

اصحاب بدر کا اجمالی تعارف

قسط نمبر:13 مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

۱۲۱......سماک ابن اوس ابن خرشہ بفتحات الخزرجیؓ

آپ ابودجانہؓ کنیت کے ساتھ مشہور ہیں۔ حضرت ابودجانہ سماکؓ بہادر آدمی تھے۔ اسلام قبول کرنے کے بعد خوبصورت نقوش چھوڑے۔ رسول اللہ ﷺ نے آپ کی مواخات عتبہ بن غزوان سے کی۔ ان کے پاس ایک سرخ پٹی تھی۔ جس سے پہچانے جاتے تھے۔ غزوہ احد کے موقع پر صفوں کے درمیان اکڑ کر چل رہے تھے۔ اس پر سرور دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس چال کو پسند نہیں فرماتے مگر ایسے مواقع پر پسند فرماتے ہیں۔ ان کی عجیب چال ڈھال تھی جو ضرب المثل تھی۔ غزوہ احد کے موقع پر ثابت قدم رہنے والوں میں سے تھے۔ نیز آپ نے سرور دو عالم ﷺ سے بیعت علی الموت کی تھی۔ نیز آپ کو غزوہ احد کے موقع پر بہت سے زخم آئے۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ غزوہ احد کے موقع پر حضور ﷺ نے اپنی تلوار ہاتھ میں لے کر فرمایا کہ یہ تلوار کون لے گا۔ بہت سے حضرات نے ہاتھ لمبے کر کے لینے کی استدعا کی۔ فرمایا کہ اس کا حق کون ادا کرے گا۔ تو لوگ خاموش ہو گئے۔ اس پر حضرت ابودجانہ سماکؓ نے عرض کیا کہ: میں! تو سرور دو عالم ﷺ نے تلوار ابودجانہ سماکؓ کو عطا فرمائی۔ ابودجانہ نے اس تلوار کے ساتھ کئی ایک مشرکوں کو جہنم رسید کیا۔ حضرت ابودجانہؓ نے جنگ یمامہ میں جام شہادت نوش فرمایا۔ آپ کو ذوالشمر کہا جاتا تھا کہ آپ کے پاس ایک زرہ تھی جسے آپ جنگ کے موقع پر زیب تن فرماتے۔ نیز آپ کو ذوالسفین بھی کہا جاتا تھا۔ دو تلواروں والے۔ ایک تلوار اپنی اور دوسری حضور ﷺ کی عطا فرمودہ جو آپ ﷺ نے ابودجانہؓ کو غزوہ احد میں عنایت فرمائی تھی۔ (الاستیعاب ۲/۶۵۱)

۱۲۲......سماک بن سعد ابن ثعلبہ الخزرجی الانصاریؓ

ان کی والدہ محترمہ کا نام نسیبہ بنت خلیفہ بن عدی ابن عمرو ابن امرؤالقیس تھا۔ یہ حضرت بشیر بن سعد کے بھائی ہیں جن کے بیٹے کا نام نعمان بن بشیر ہے۔ حضرت سماکؓ اپنے بھائی بشیر بن سعد کے ساتھ غزوات بدر، احد میں شریک ہوئے۔ کوئی وارث نہ چھوڑا۔ (اسد الغابہ ۲/۵۵۲)

۱۲۳......سنان ابن ابی سنان بن محصن الاسدیؓ

آپ غزوہ بدر، احد سمیت تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ بیعت الرضوان کے موقعہ پر سب سے

پہلے حضرت سنان نے بیعت کی۔ آپ ۳۲ ہجری میں فوت ہوئے۔ (الاستیعاب ۲/۲۵۸)

۱۲۴...... سنان بن صیفی ابن صخر الخزرجیؓ

ان کی والدہ محترمہ کا نام نائلہ بنت قیس تھا۔ سنان کا ایک بیٹا ہوا۔ جس کا نام مسعود ہے جو آپ کی ام ولد سے ہوا۔ حضرت سنان ستر صحابہ کرامؓ کے ساتھ بیعت عقبہ میں شریک ہوئے۔ نیز غزوہ بدر اور احد میں شرکت کی۔ (سیرت ابن ۲/۳۵۵)

۱۲۵...... ابوسنان بن محصن حرثان الاسدیؓ

غزوہ بدر، احد اور خندق میں شریک ہوئے۔ ان کی وفات اس روز ہوئی جب حضور ﷺ نے بنوقریظہ کا محاصرہ کیا ہوا تھا۔ بنوقریظہ کے قبرستان میں تدفین عمل میں لائی گئی۔ آپ کی عمر چالیس برس تھی۔ اپنے بھائی عکاشہ سے دو سال بڑے تھے۔ (سیرت ابن ہشام ۲/۳۳۵)

۱۲۶...... سہل بن حنیف ابن واھب الاوسیؓ

سہل السابقون الاولون میں سے ہیں۔ آپ کی کنیت ابوسعد تھی۔ غزوہ بدر واحد میں شریک ہوئے اور احد کے موقعہ پر ان لوگوں میں سے تھے جو ثابت قدم رہے۔ نیز تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ سرور دو عالم ﷺ نے انہیں حضرت علیؓ کا بھائی (مواخات) قرار دیا۔ جنگ جمل کے بعد حضرت علیؓ نے انہیں بصرہ کا والی بنایا۔ حضرت علیؓ کے ساتھ جنگ صفین میں بھی شریک ہوئے۔ آپ کی رحلت کوفہ میں ہوئی اور سیدنا علیؓ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ سے چالیس احادیث مروی ہیں۔ (سیرت ابن ہشام ۲/۳۴۳)

۱۲۷...... سہل بن عتیک بن النعمان الخزرجیؓ

آپ کی کنیت ابوخزم تھی۔ والدہ محترمہ کا نام جمیلہ بنت علقمہ تھا۔ حضرت سہل بھی ستر صحابہ کرامؓ کے ساتھ بیعت عقبہ میں شامل ہوئے۔ نیز غزوہ بدر واحد میں شامل ہوئے۔ (سبل الہدیٰ الرشاد ۴/۱۰۳)

۱۲۸...... سہل بن قیس ابن ابی کعب الخزرجیؓ

آپ غزوہ بدر اور احد میں شریک ہوئے۔ غزوہ احد کے موقعہ پر جام شہادت نوش فرمایا۔ آپ کی قبر مبارک احد میں مرجع عوام وخواص ہے۔ آپ کے ورثاء میں ایک مرد اور ایک عورت ہے۔ (اصابہ ۲/۹۴)

۱۲۹...... سہل بن رافع ابن ابی عمرو الخزرجیؓ

حضرت سہلؓ انصاریوں میں سے تھے۔ آپ غزوہ بدر، احد اور خندق سمیت تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کی معیت میں رہے۔ سہل اور ان کے بھائی کی زمین تھی جہاں مسجد نبوی تعمیر ہوئی۔

سرور دو عالم ﷺ نے یہ جگہ خرید کر کے مسجد نبوی تعمیر کی۔ سہلؓ حضرت فاروق اعظمؓ کے دور خلافت میں فوت ہوئے۔ (اسد الغابہ ۲/۵۵۵)

۱۳۰...... سہل بن وھب ابن ہلال القریشی الفہریؓ

حضرت سہلؓ قدیم الاسلام ہیں۔ آپ نے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ حبشہ سے مکہ مکرمہ واپس لوٹے اور مدینہ طیبہ کی طرف دوسری ہجرت کی۔ اصحاب الہجرتین کا اعزاز حاصل کیا۔ بدر وغیرہ میں شریک ہوئے۔ سرور دو عالم ﷺ کی زندگی مبارک میں مدینہ طیبہ میں ۹ ہجری میں وفات پائی۔ سرور دو عالم ﷺ نے آپ کی نماز جنازہ مسجد نبوی میں ادا فرمائی۔ انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ آپ صحابہ کرامؓ میں سے بڑی عمر کے تھے۔ (سیرت ابن ہشام ۲/۳۳۱)

تقریری مقابلہ مابین طلباء ضلع چنیوٹ، شہر سرگودھا و فیصل آباد

مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر ضلع چنیوٹ کے زیر اہتمام ۱۴/اپریل ۲۰۱۶ء بعد از نماز مغرب وعشاء بروز جمعرات تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ تقریری مقابلہ تین عنوانات پر مشتمل تھا۔ ۱...... عقیدہ ختم نبوت قرآن وحدیث کی روشنی میں۔ ۲...... اکابرین ختم نبوت۔ ۳...... تحریک ختم نبوت۔ حمد ونعت کے بعد تقریری مقابلہ کا آغاز ہوا۔ ۳۳ شرکاء نے حصہ لیا۔ اس میں ہر ایک مقرر اور خطیب نے اپنی خطابت کے خوب جوہر دکھائے۔ مقابلہ سے فارغ ہونے کے بعد منصفین نتیجہ کی تیاری میں مصروف ہوگئے۔ اس دوران مولانا عزیز الرحمن ثانی نے چنیوٹ کے علماء کرام مولانا ملک خلیل احمد، مولانا فیض اللہ، مولانا سیف اللہ نقشبندی، مولانا پیر محمد عابد، کے مختصر بیانات کروائے۔ تمام شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔ منصفین حضرات قاری علیم الدین شاکر، مولانا محبوب الحسن طاہر، مولانا قاری عبدالعزیز لاہور سے تشریف لائے۔ مہمان خصوصی وصدر مجلس جناب پیر رضوان نفیس صاحب آف لاہور تھے۔ اول پوزیشن حاصل کرنے والا طالب علم محمد صفیان حمید درجہ موقوف علیہ مفتاح العلوم سرگودھا۔ دوم پوزیشن حاصل کرنے والا طالب علم محمد شعیب چنیوٹی مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر۔ سوئم پوزیشن حاصل کرنے والا طالب علم کلیم اللہ جامعہ اسلامیہ امدادیہ چنیوٹ۔ چہارم پوزیشن حاصل کرنے والا طالب علم اظہار الحق جامع مفتاح العلوم سرگودھا۔ پنجم پوزیشن حاصل کرنے والا نوراللہ جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد، تمام شرکائے تقریری مقابلہ کو دروس ختم نبوت کتاب دی گئی۔ جبکہ پوزیشن حاصل کرنیوالے طلباء کو ختم نبوت کی کتب پر مشتمل سیٹ، کپڑوں کا سوٹ اور نقدی سے نوازا گیا۔ تمام معزز مہمانان گرامی واساتذہ کرام کے ہاتھوں تمام شرکاء کو انعامات دیئے گئے۔ حضرت پیر رضوان نفیس صدر مجلس کی دعا پر یہ مقابلہ رات دو بجے ختم ہوا۔

روزہ اور اس کے آداب

شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ

’’عن ابی عبیدہؓ قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول الصیام جنۃ مالم یخرقھا (نسائی وابن ماجۃ)‘‘ ﴿حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ روزہ آدمی کے لئے ڈھال ہے۔ جب تک اس کو پھاڑ نہ ڈالے۔﴾

ڈھال ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جیسے آدمی ڈھال سے اپنی حفاظت کرتا ہے اسی طرح روزہ سے بھی اپنے دشمن یعنی شیطان سے حفاظت ہوتی ہے۔ ایک روایت میں آیا ہے کہ روزہ حفاظت ہے اللہ کے عذاب سے۔ دوسری روایت میں ہے کہ روزہ جہنم سے حفاظت ہے۔ ایک روایت میں وارد ہوا ہے کہ کسی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! روزہ کس چیز سے پھٹ جاتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جھوٹ اور غیبت سے۔ ان دونوں روایتوں میں اور اسی طرح اور بھی متعدد روایات میں روزہ میں اس قسم کے امور سے بچنے کی تاکید آئی ہے اور ان کے ذریعے روزہ کا گویا ضائع کردینا قرار دیا گیا ہے۔ بعض علماء کے نزدیک جھوٹ اور غیبت سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ یہ دونوں چیزیں ان حضرات کے نزدیک ایسی ہیں جیسے کہ کھانا پینا وغیرہ سب روزہ کو توڑنے والی اشیاء ہیں۔ جمہور کے نزدیک اگرچہ روزہ ٹوٹتا نہیں مگر روزہ کے برکات جاتے رہنے سے تو کسی کو بھی انکار نہیں۔

مشائخ نے روزہ کے آداب میں چھ امور تحریر فرمائے ہیں کہ روزہ دار کو ان کا اہتمام ضروری ہے۔ اوّل نگاہ کی حفاظت کہ کسی بے محل جگہ پر نہ پڑے۔ حتیٰ کہ کہتے ہیں کہ بیوی پر بھی شہوت کی نگاہ نہ پڑے پھر اجنبی کا کیا ذکر۔ اسی طرح کسی لہو ولعب وغیرہ ناجائز جگہ بھی نگاہ نہ پڑے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ نگاہ ابلیس کے تیروں میں سے ایک تیر ہے جو شخص اس سے اللہ کے خوف کی وجہ سے بچا رہے حق جل شانہ اس کو ایسا نور ایمانی نصیب فرماتے ہیں جس کی حلاوت اور لذت وہ قلب میں محسوس کرتا ہے۔ صوفیاء نے بے محل کی تفسیر یہ کی ہے کہ ہر ایسی چیز کو دیکھنا اس میں داخل ہے جو دل کو حق تعالیٰ جل شانہ سے ہٹا کر کسی دوسری طرف متوجہ کردے۔

دوسری چیز زبان کی حفاظت ہے۔ جھوٹ، چغل خوری، لغو، بکواس، غیبت، بدگوئی، بدکلامی، جھگڑا وغیرہ سب چیزیں اس میں داخل ہیں۔ بخاری شریف کی روایت میں ہے کہ روزہ آدمی کے لئے ڈھال ہے۔ اس لئے روزہ دار کو چاہئے کہ زبان سے کوئی فحش بات یا جہالت کی بات مثلاً تمسخر، جھگڑا وغیرہ نہ

کرے۔ اگر کوئی دوسرا جھگڑنے لگے تو کہہ دے کہ میرا روزہ ہے۔ یعنی دوسرے کے ابتداء کرنے پر بھی اس سے نہ الجھے۔ اگر وہ سمجھنے والا ہو تو اس سے کہہ دے کہ میرا روزہ ہے اور اگر وہ بیوقوف ناسمجھ ہو تو اپنے دل کو سمجھا دے کہ تیرا تو روزہ ہے۔ تجھے ایسی لغویات کا جواب دینا مناسب نہیں۔ بالخصوص غیبت اور جھوٹ سے تو بہت ہی احتراز ضروری ہے۔ کیونکہ بعض علماء کے نزدیک اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے۔ نبی کریمﷺ کے زمانے میں دو عورتوں نے روزہ رکھا۔ روزہ میں اس شدت سے بھوک لگی کہ ناقابل برداشت بن گئی۔ ہلاکت کے قریب پہنچ گئیں۔ صحابہ کرامؓ نے نبی کریمﷺ سے دریافت کیا تو حضورﷺ نے ایک پیالہ ان کے پاس بھیجا اور ان دونوں کو اس میں قے کرنے کا حکم فرمایا۔ دونوں نے قے کی تو اس میں گوشت کے ٹکڑے اور تازہ کھایا ہوا خون نکلا۔ لوگوں کو حیرت ہوئی تو حضورﷺ نے ارشاد فرمایا کہ انہوں نے حق تعالیٰ شانہ کی حلال روزی سے تو روزہ رکھا اور حرام چیزوں کو کھایا کہ دونوں عورتیں لوگوں کی غیبت کرتی رہیں۔

حق تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں غیبت کو اپنے بھائی کے مردار گوشت سے تعبیر فرمایا ہے اور احادیث میں بھی بہ کثرت اس قسم کے واقعات ارشاد فرمائے گئے ہیں جن سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جس شخص کی غیبت کی گئی اس کا حقیقتاً گوشت کھایا جاتا ہے۔

نبی کریمﷺ سے کسی نے دریافت کیا کہ غیبت کیا چیز ہے؟ آپﷺ نے فرمایا کہ کسی کی پس پشت ایسی بات کرنا جو اسے ناگوار ہو، سائل نے پوچھا کہ اگر اس میں واقعتاً وہ بات موجود ہو جو کہی گئی۔ حضورﷺ نے فرمایا جب ہی تو غیبت ہے۔ اگر واقعتاً موجود نہ ہو تب تو بہتان ہے۔ ایک مرتبہ نبی کریمﷺ کا دو قبروں پر گزر ہوا تو حضورﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ان دونوں کو عذاب قبر ہو رہا ہے۔ ایک کو لوگوں کی غیبت کرنے کی وجہ سے، دوسرے کو پیشاب سے احتیاط نہ کرنے کی وجہ سے۔ حضورﷺ کا ارشاد ہے کہ سود کے ستر سے زیادہ باب ہیں سب سے سہل اور ہلکا درجہ اپنی ماں سے زنا کرنے کے برابر ہے اور ایک درہم سود کا پینتیس زنا سے زیادہ سخت ہے اور بدترین سود اور سب سے زیادہ خبیث ترین سود مسلمان کی آبروریزی ہے۔ احادیث میں غیبت اور مسلمان کی آبروریزی پر سخت سے سخت وعیدیں آئی ہیں۔ میرا دل چاہتا تھا کہ ان میں سے کچھ معتدبہ روایات جمع کروں۔ مگر یہ مضمون دوسرا ہے۔ اس لئے اسی قدر پر اکتفا کرتا ہوں۔ اللہ پاک ہم لوگوں کو اس بلا سے محفوظ فرمائیں۔

تیسری چیز جس کا روزہ دار کو اہتمام ضروری ہے وہ کان کی حفاظت ہے۔ ہر مکروہ چیز جس کا کہنا و زبان سے نکالنا ناجائز ہے۔ اس کی طرف کان لگانا اور سننا بھی ناجائز ہے۔ نبی کریمﷺ کا ارشاد ہے کہ غیبت کا کرنے والا اور سننے والا دونوں گناہ میں شریک ہیں۔

چوتھی چیز باقی اعضاء بدن مثلاً ہاتھ کا ناجائز چیز کے پکڑنے سے روکنا اور پاؤں کا ناجائز چیز کی طرف چلنے سے روکنا۔ اسی طرح اور باقی اعضائے بدن کا روکنا۔ اسی طرح پیٹ کا افطار کے وقت مشتبہ چیز سے محفوظ رکھنا، جو شخص روزہ رکھ کر حرام مال سے افطار کرتا ہے۔ اس کا حال اس شخص کا سا ہے کہ کسی مرض کے لئے دوا کرتا ہے۔ مگر اس میں تھوڑا سا سنکھیا (معدنی زہر کا نام ہے) بھی ملا لیتا ہے کہ اس مرض کے لئے تو وہ دوا مفید ہو جائے گی۔ مگر یہ زہر ساتھ ہی ہلاک بھی کر دے گا۔

پانچویں چیز افطار کے وقت حلال مال سے بھی اتنا زیادہ نہ کھانا کہ شکم سیر ہو جائے۔ اس لئے کہ روزہ کی غرض اس سے فوت ہو جاتی ہے۔ مقصود روزہ سے قوت شہوانیہ اور بہیمیہ کا کم کرنا ہے اور قوت نورانیہ اور ملکیہ کا بڑھانا ہے۔ گیارہ مہینہ تک بہت کچھ کھایا ہے۔ اگر ایک مہینہ اس میں کمی کر دی جائے گی تو کیا جان نکل جاتی ہے۔ مگر ہم لوگوں کا حال یہ ہے کہ افطار کے وقت تلافی مافات میں اور سحر کے وقت حفظ ماتقدم میں اتنی زیادہ مقدار کھا لیتے ہیں کہ بغیر رمضان کے اور بغیر روزہ کی حالت کے اتنی مقدار کھانے کی نوبت بھی نہیں آتی۔ رمضان المبارک بھی ہم لوگوں کے لئے خوید کا کام دیتا ہے۔

روزہ کے اندر مختلف اغراض اور فوائد اور اس کے مشروع ہونے سے مختلف منافع مقصود ہیں۔ وہ سب تب ہی حاصل ہو سکتے ہیں جب کچھ بھوکا بھی رہے۔ بڑا تو نفع یہی ہے جو معلوم ہو چکا۔ یعنی شہوتوں کا توڑنا۔ یہ بھی اسی پر موقوف ہے کہ کچھ وقت بھوک کی حالت میں گزرے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ شیطان آدمی کے بدن میں خون کی طرح چلتا ہے۔ اس کے راستوں کو بھوک سے بند کرو۔ تمام اعضاء کا سیر ہونا نفس کے بھوکا رہنے پر موقوف ہے۔ جب نفس بھوکا رہتا ہے تو تمام اعضاء سیر رہتے ہیں اور جب نفس سیر ہوتا ہے تو تمام اعضاء بھوکے رہتے ہیں۔ دوسری غرض روزہ فقراء کے ساتھ تشبیہ اور ان کے حال پر نظر ہے۔ وہ بھی جب ہی حاصل ہو سکتی ہے جب سحر میں معدہ کو دودھ اور جلیبی سے اتنا نہ بھر لے کہ شام تک بھوک ہی نہ لگے۔ فقراء کے ساتھ مشابہت جب ہی ہو سکتی ہے جب کچھ وقت بھوک کی بے تابی کا بھی گزرے۔

بشر حافی ؒ کے پاس ایک شخص گئے۔ بشر حافی ؒ سردی میں کانپ رہے تھے اور کپڑے پاس رکھے ہوئے تھے۔ انہوں نے پوچھا کہ یہ وقت کپڑے نکالنے کا ہے۔ فرمایا کہ فقراء بہت ہیں اور مجھ میں ان کی ہمدردی کی طاقت نہیں۔ اتنی ہمدردی کرلوں کہ میں بھی ان جیسا ہو جاؤں۔ مشائخ صوفیا نے عامتہ اسی پر تنبیہ فرمائی ہے اور فقہاء نے بھی اس کی تصریح کی ہے۔

صاحب مراقی الفلاح ؒ لکھتے ہیں کہ سحور میں زیادتی نہ کرے۔ جیسا کہ متنعم لوگوں کی عادت ہے کہ یہ غرض کو فوت کر دیتے ہیں۔ علامہ طحطاوی ؒ اس کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں کہ غرض کا مقصد یہ ہے کہ بھوک کی تلخی محسوس ہو تاکہ زیادتی ثواب کا سبب ہو۔ مساکین وفقراء پر ترس آسکے۔

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ حق تعالیٰ جل شانہ کو کسی برتن کا بھرنا اس قدر ناپسند نہیں ہے جتنا کہ پیٹ کا پر ہونا ناپسند ہے۔ ایک جگہ حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ آدمی کے لئے چند لقمے کافی ہیں جن سے کمر سیدھی رہے۔ اگر کوئی شخص بالکل کھانے پر تل جائے تو اس سے زیادہ نہیں کہ ایک تہائی پیٹ کھانے کے لئے رکھے اور ایک تہائی پینے کے لئے اور ایک تہائی خالی۔ آخر کوئی تو بات تھی کہ نبی کریم ﷺ کئی کئی روز تک مسلسل لگاتار روزہ رکھتے تھے کہ درمیان میں کچھ بھی نوش نہیں فرماتے تھے۔ میں نے حضرت مولانا خلیل احمد رحمہ اللہ کو پورے رمضان المبارک دیکھا ہے کہ افطار وسحر دونوں وقت کی مقدار تقریباً ڈیڑھ چپاتی سے زیادہ نہیں ہوتی تھی۔ کوئی خادم عرض بھی کرتا تو فرماتے کہ بھوک نہیں ہوتی۔ دوستوں کے خیال سے ان کے ساتھ بیٹھ جاتا ہوں اور اس سے بڑھ کر حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم رائے پوری رحمہ اللہ کے متعلق سنا ہے کہ کئی کئی دن مسلسل ایسے گزر جاتے تھے کہ تمام شب کی مقدار سحر وافطار بے دودھ کی چائے کے چند فنجان کے سوا کچھ نہ ہوتی تھی۔ ایک مرتبہ حضرت رحمہ اللہ کے مخلص خادم حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رحمہ اللہ نے لجاجت سے عرض کیا کہ ضعف بہت ہو جائے گا۔ حضرت! آپ کچھ تناول ہی نہیں فرماتے تو حضرت رحمہ اللہ نے فرمایا کہ الحمدللہ! جنت کا لطف حاصل ہو رہا ہے۔

چھٹی چیز جس کا لحاظ روزہ دار کے لئے ضروری فرماتے ہیں یہ ہے کہ روزہ کے بعد اس سے ڈرتے رہنا بھی ضروری ہے کہ نہ معلوم یہ روزہ قابل قبول ہے یا نہیں۔ اسی طرح ہر عبادت کے ختم پر کہ نہ معلوم کوئی لغزش جس کی طرف التفات بھی نہیں ہوتا۔ ایسی تو نہیں ہوگئی جس کی وجہ سے یہ منہ پر ماردیا جائے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ بہت سے قرآن پڑھنے والے ہیں کہ قرآن پاک ان کو لعنت کرتا رہتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ قیامت میں جن لوگوں کا اولین وقت میں فیصلہ ہوگا (ان میں منجملہ) ایک شہید ہوگا۔ جس کو بلایا جائے گا اور اللہ کے جو جو انعام دنیا میں اس پر ہوئے تھے وہ اس کو جتائے جائیں گے۔ وہ ان سب نعمتوں کا اقرار کرے گا۔ اس کے بعد اس سے پوچھا جائے گا کہ ان نعمتوں میں کیا حق ادائیگی کی۔ وہ عرض کرے گا کہ تیرے راستہ میں قتال کیا۔ حتیٰ کہ شہید ہوگیا۔ ارشاد ہوگا کہ جھوٹ ہے۔ بلکہ قتال اس لئے کیا تھا کہ لوگ بہادر کہیں۔ سو کہا جاچکا۔ اس کے بعد حکم ہوگا اور منہ کے بل کھینچ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ ایسے ہی ایک عالم بلایا جائے گا۔ اس کو بھی اسی طرح سے اللہ کے انعامات جتلا کر پوچھا جائے گا کہ ان انعامات کے بدلے میں کیا کارگزاری ہے۔ وہ عرض کرے گا کہ علم سیکھا اور دوسروں کو سکھایا اور تیری رضا کی خاطر تلاوت کی۔ ارشاد ہوگا کہ جھوٹ ہے۔ یہ اس لئے کیا گیا تھا کہ لوگ علامہ کہیں۔ سو کہا جاچکا۔ اس کو بھی حکم ہوگا اور منہ کے بل کھینچ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ اسی طرح ایک دولت مند بلایا جائے گا۔ اس سے انعامات الٰہی شمار کرانے اور اقرار لینے کے بعد پوچھا جائے گا کہ اللہ کی ان نعمتوں میں کیا عمل کیا۔ وہ کہے گا

کہ کوئی خیر کا راستہ ایسا نہیں چھوڑا جس میں میں نے کچھ خرچ نہ کیا ہو۔ ارشاد ہوگا کہ جھوٹ ہے۔ یہ اس لئے کیا گیا تھا کہ لوگ سخی کہیں۔ سو کہا جاچکا۔ اس کو بھی حکم ہوگا اور منہ کے بل کھینچ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ اللہ محفوظ فرمائے کہ یہ سب بدنیتی کے ثمرات ہیں۔ اس قسم کے بہت سے واقعات احادیث میں مذکور ہیں۔ اس لئے روزہ دار کو اپنی نیت کی حفاظت کے ساتھ اس سے خائف بھی رہنا چاہئے اور دعا بھی کرتے رہنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ شانہ اس کو اپنی رضا کا سبب بنالیں۔

یہ چھ چیزیں عام صلحاء کے لئے ضروری بتلائی جاتی ہیں۔ خواص اور مقربین کے لئے ان کے ساتھ ایک ساتویں چیز کا بھی اضافہ فرماتے ہیں کہ دل کو اللہ کے سوا کسی چیز کی طرف بھی متوجہ نہ ہونے دیا جائے۔ حتیٰ کہ روزہ کی حالت میں اس کا خیال اور تدبیر کہ افطار کے لئے کوئی چیز ہے یا نہیں یہ بھی خطا فرماتے ہیں۔ بعض مشائخ نے لکھا ہے کہ روزہ میں شام کو افطار کے لئے کسی چیز کے حاصل کرنے کا قصد بھی خطا ہے۔ اس لئے کہ یہ اللہ کے وعدہ رزق پر اعتماد کی کمی ہے۔

مفسرین نے لکھا ہے کہ ''کتب علیکم الصیام'' میں آدمی کے ہر جزو پر روزہ فرض کیا گیا ہے۔ پس زبان کا روزہ جھوٹ وغیرہ سے بچنا ہے اور کان کا روزہ ناجائز چیزوں کے سننے سے احتراز، آنکھ کا روزہ لہو ولعب کی چیزوں سے احتراز ہے اور ایسے ہی باقی اعضاء حتیٰ کہ نفس کا روزہ حرص وشہوتوں سے بچنا، دل کا روزہ حب دنیا سے خالی رکھنا، روح کا روزہ آخرت کی لذتوں سے بھی احتراز اور سر خاص کا روزہ غیر اللہ کے وجود سے بھی احتراز ہے۔

معصیت کی حقیقت

لدھیانوی عصر کی نماز کے بعد اپنی مجلس میں طلباء سے فرمانے لگے کہ آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ معصیت کسے کہتے ہیں اور گناہ کیا ہوتا ہے؟۔

پھر خود ہی فرمایا کہ معصیت کا معنی یہ ہوا کرتا ہے کہ انسان اپنے قصد وارادہ سے جانتے بوجھتے ہوئے کہ یہ بات اللہ کے حکم کے خلاف ہے اس کے باوجود بھی انسان اس کام کو کر گزرے، تو یہ اصل کے اعتبار سے معصیت ہے اور ایسے شخص کو قیامت کے دن اللہ کے ہاں بڑا سخت عذاب ہوگا۔

اس لئے ایسا کام کبھی بھی نہ کیا کرو جس کے بارے میں تمہیں اچھی طرح معلوم ہو کہ یہ کام شریعت کے خلاف ہے۔ اس کی بہت سخت نحوست ہوتی ہے۔

(مجالس حکیم العصر)

روزہ ...... اور اس کے اہم مسائل

مولانا محمد وسیم اسلم

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم. اما بعد!

کلام الٰہی میں اللہ رب العزت کا ایمان والوں کے لئے خطاب ہے کہ ’’کتب علیکم الصیام‘‘ تمہارے لئے روزے لکھ دیئے گئے ہیں یعنی فرض کر دیئے گئے ہیں۔

’’صیام‘‘ روزے کو کہتے ہیں اور روزہ کا لغوی معنی ہے۔ ’’رکنا، باز رہنا‘‘۔ اس کا اصطلاحی معنی یہ ہے کہ صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک خواہ یہ دورانیہ اٹھارہ گھنٹوں کا ہو یا آٹھ گھنٹوں کا، اپنے آپ کو روکے رکھنا، کھانے پینے سے اور تمام برائیوں سے خواہ وہ چھوٹی ہوں یا بڑی، ظاہری ہوں یا باطنی، نفسانی ہوں یا جسمانی۔

روزہ کا مقصد بھی ساتھ ہی ذکر کر دیا گیا کہ ’’لعلکم تتقون‘‘ تاکہ تم پرہیزگار ہو جاؤ یعنی صفت شیطانیت وحیوانیت کو ترک کر کے صفت روحانیت وملکوتیت کو غالب کرلو۔ پرہیزگاری اختیار کر کے اللہ کے مقرب انسان بن جاؤ۔

اللہ رب العزت کے اس روزہ کے حکم کو پورا کرنے کے لئے روزہ کے بنیادی مسائل سے شناسائی ضروری ہے۔ لہٰذا ذیل میں روزے سے متعلق اہم مسائل درج کئے جارہے ہیں تاکہ صحیح معنوں میں انسان اللہ کے حکم کی بجاآوری کر کے اللہ کا مقرب بندہ بن جائے۔

☆...... رمضان کے روزے رکھنا ہر مسلمان عاقل، بالغ پر فرض ہیں بغیر کسی عذر کے رمضان کا روزہ چھوڑ دینا حرام ہے۔ اگر نابالغ بچے روزہ رکھنے کی طاقت رکھتے ہوں تو ان کو بھی تربیت کے طور پر روزہ رکھوانا بہتر ہے۔

☆...... روزہ کے لئے نیت کرنا ضروری ہے۔ خواہ وہ روزہ رمضان کا (فرض) ہو یا نفلی۔ قضا ہو یا نذر کا۔

☆...... نیت دل میں ارادہ کرنے کا نام ہے۔ دل میں ارادہ کرنا ضروری ہے۔ اگر دعا بھی پڑھ لے تو یہ دعا پڑھنا مستحب ہے، ضروری نہیں۔ صرف ارادہ کر لینے سے روزہ ہو جائے گا۔

☆...... رمضان کے ہر روزہ میں نیت کرنا ضروری ہے۔ ایک روز نیت کر لینا تمام روزوں میں کافی نہیں۔

☆...... نیت کرنے کا وقت صبح صادق سے پہلے ہے۔ لیکن اگر صبح صادق سے پہلے نیت نہیں کی تو رمضان کے روزہ اور نفلی روزہ کی نیت تو نصف النہار (آدھا دن گزرنے) سے پہلے پہلے کر لے تو روزہ

ہوجائے گا۔ بشرطیکہ تب تک کچھ بھی کھایا، پیا نہ ہو۔ اور اگر قضاء یا نذر کا روزہ ہو تو صبح صادق سے پہلے پہلے نیت نہ کرنے کی وجہ سے روزہ شمار نہ ہوگا۔

☆...... روزہ رکھنے کے لئے سحری کھانا مستحب عمل ہے اور باعث برکت اور فائدہ مند بھی۔ لیکن اگر کوئی شخص سحری نہیں کر پاتا، تو بغیر سحری کے بھی روزہ ہوجائے گا۔

☆...... صبح صادق ہوجانے کے بعد کھانا پینا جائز نہیں۔ اکثر علاقوں میں بعض لوگ صبح صادق کا وقت ہونے پر سائرن بجنے کے بعد بھی اذان تک کھاتے پیتے رہتے ہیں۔ ایسا کرنے سے روزہ ختم ہو جاتا ہے۔ جن علاقوں میں سائرن بجتا ہے اور اذانیں دیر سے ہوتی ہیں تو وہاں یقینی بات ہے کہ صبح صادق کا وقت سائرن کے بجنے پر ہوچکا۔ سائرن کے بعد اذان تک کھاتے رہنا جائز نہیں۔ ہاں اکثر دیہی علاقوں میں سائرن کی سہولت نہ ہونے کی وجہ سے اذان ہی علامت ہوتی ہے روزہ کے وقت ختم ہونے کی۔ تو تب اذان تک کھانا پینا جائز ہے۔

☆...... اگر ایسا بیمار ہو جو روزہ رکھنے کی طاقت رکھتا ہو اور روزہ رکھنے سے اس کی بیماری بڑھنے کا اندیشہ بھی نہ ہو تو ایسے شخص کے لئے بھی روزہ رکھنا لازم ہے اور چھوڑ دینا حرام ہے۔

☆...... اگر بیماری ایسی ہو کہ اس کی وجہ سے روزہ نہیں رکھ سکتا یا روزہ رکھنے سے بیماری بڑھ جانے کا خطرہ ہو تو روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے مگر جب تندرست ہوجائے تو بعد میں ان روزوں کی قضا کرنا اس کے ذمہ فرض ہے۔

☆...... جو شخص اتنا ضعیف العمر ہوجائے کہ روزہ کی طاقت نہیں رکھتا یا ایسا بیمار ہو کہ نہ روزہ رکھ سکتا ہو اور نہ ہی صحت کی امید ہو تو روزہ کا فدیہ دینا یعنی ہر روزہ کے بدلے صدقہ فطر کی مقدار غلہ یا قیمت دینا یا ایک مسکین کو صبح و شام کھانا کھلانا ضروری ہے۔

☆...... روزہ رکھنے کے بعد روزہ دار اچانک ایسا بیمار ہوجاتا ہے کہ اندیشہ ہے اگر روزہ نہ توڑا تو جان کا خطرہ ہے یا بیماری حد سے تجاوز کر جائے، یا عورت حاملہ ہو اور عورت کی جان یا بچے کی جان کو خطرہ لاحق ہوجائے تو ایسی حالت میں روزہ دار کے لئے روزہ توڑ دینا جائز ہے۔

☆...... روزہ کے دوران اگر قے آجائے اور یہ قے از خود آئی ہو تو خواہ تھوڑی ہو یا زیادہ اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ اور اگر خود اپنے اختیار سے قے کی مثلاً خود حلق میں انگلی وغیرہ ڈالی اور قے منہ بھر کر یا اس سے زائد آگئی تو روزہ جاتا رہے گا۔ اس کی قضاء ضروری ہوگی اور اگر قے منہ بھر کی نہیں تھی تو پھر روزہ فاسد نہیں ہوگا۔

☆...... جان بوجھ کر کھانے پینے سے اسی طرح عورت کے ساتھ جماع کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

اس کی قضاء اور کفارہ دونوں لازم ہوں گے۔ کفارہ یہ ہے کہ اگر روزے رکھنے کی طاقت رکھتا ہو تو دو ماہ کے لگاتار روزے رکھے۔ اگر روزے رکھنے پر قادر نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو دو وقت کا کھانا کھلائے یا ہر مسکین کو صدقہ فطر کی مقدار غلہ یا اس کی قیمت دے۔ روزے رکھنے کی صورت میں دو ماہ کے روزے مسلسل رکھنے ضروری ہیں۔ اگر درمیان میں ایک دن کا بھی ناغہ ہو گیا تو گزشتہ تمام روزے ختم ہو جائیں گے اور نئے سرے سے شروع کر کے دو ماہ کے روزے پورے کرنے ضروری ہوں گے۔ لیکن عورتیں مخصوص ایام میں روزہ چھوڑ دیں اور پاک ہوتے ہی بغیر وقفہ کے روزہ شروع کر دیں۔ یہاں تک کہ ساٹھ روزے پورے ہو جائیں۔

☆...... کوئی شخص کسی دوسرے شخص کی طرف سے نہ روزہ رکھ سکتا ہے نہ ہی نماز پڑھ سکتا ہے۔

☆...... پڑھائی کے دوران کمزوری کے عذر سے یا امتحانات کے عذر سے روزہ چھوڑنا جائز نہیں۔

جن چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے

☆...... بھول کر کھا، پی لینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ مگر کوئی روزہ دار بھول کر کھا، پی لے اور پھر یہ سمجھ لے کہ اس کا روزہ ٹوٹ گیا اور پھر جان بوجھ کر کھا پی لیا تو اس پر صرف قضاء لازم ہوگی۔ اور اگر وہ شخص مسئلہ جانتا تھا کہ بھول کے کھانے پینے سے روزہ نہیں جاتا اس کے باوجود کھا، پی لے تو اس صورت میں قضاء بھی لازم ہوگی اور کفارہ بھی۔

☆...... اگر کسی غلط فہمی کی بنا پر روزہ وقت سے پہلے افطار کر لے تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔ ایسے روزہ کی صرف قضاء لازم ہوگی کفارہ لازم نہیں آئے گا۔

☆...... وضو، غسل یا کلی کرتے وقت غلطی سے پانی حلق میں چلا جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔ اس کی قضاء ضروری ہے۔ اسی لئے روزہ کی حالت میں غرغرہ کرنا یا ناک میں اوپر تک پانی چڑھانا مکروہ ہے۔

☆...... مسوڑوں سے اگر خون نکلے اور یقین ہو کہ وہ حلق میں چلا گیا تو اس سے بھی روزہ فاسد ہو جاتا ہے۔

☆...... روزے کا وقت ختم ہونے کے بعد دانتوں میں گوشت کے ریشے یا کوئی اور چیز رہ گئی ہو اور وہ دانتوں سے نکل کر از خود حلق میں چلی جائے تو وہ ریشہ وغیرہ چنے کی مقدار سے کم ہو تو روزہ خراب نہیں ہوگا۔ چنے کی مقدار کے برابر یا زیادہ ہو تو روزہ جاتا رہے گا۔ اور اگر دانتوں میں پھنسے ریشہ وغیرہ کو کسی شئی مثلاً خلال وغیرہ کی مدد سے نکال کر اگر نگل لیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا خواہ تھوڑی مقدار میں ہو یا زیادہ اس کی قضاء ضروری ہے۔

☆...... روزہ کی حالت میں حقہ یا سگریٹ پینے یا نسوار وغیرہ منہ میں رکھنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اگر یہ عمل جان بوجھ کر کیا تو قضاء اور کفارہ دونوں لازم ہوں گے۔

☆...... عورت کو بوسہ یا ہاتھ لگائے بغیر اگر انزال ہو جائے تو روزہ فاسد نہیں ہوگا۔ اور اگر بوسہ دینے یا لمس وغیرہ سے انزال ہو جائے تو روزہ فاسد ہو جائے گا اور اس کی قضا لازم ہوگا۔

☆...... حیض کے دنوں میں روزہ رکھنا اور نماز پڑھنا درست نہیں۔ اتنا فرق ہے کہ نماز تو بالکل معاف ہو جاتی ہے پاک ہو جانے کے بعد بھی اس کی قضا واجب نہیں ہوتی۔ لیکن روزہ معاف نہیں ہوتا۔ پاک ہو جانے کے بعد روزے کی قضاء رکھنی ہوگی۔ اسی طرح نفاس میں بھی روزہ معاف نہیں اس کی قضاء بھی ضروری ہے۔

جن چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا

☆...... تھوک نگلنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا مگر تھوک جمع کر کے نگلنا مکروہ ہے۔

☆...... زبان سے کسی چیز کا ذائقہ چکھ کر تھوک دیا تو روزہ نہیں ٹوٹتا مگر بے ضرورت ایسا کرنا مکروہ ہے۔

☆...... آنکھ میں دوا ڈالنے یا کسی زخم وغیرہ پر مرہم لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ لیکن اگر زخم پیٹ پر ہو یا سر پر تو اس پر دوائی لگانے سے دوائی دماغ یا پیٹ کے اندر سرایت کر جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔ اسی طرح ناک اور کان میں دوائی ڈالنے سے بھی روزہ ٹوٹ جائے گا۔

☆...... عذر کی وجہ سے انجکشن لگوانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا خواہ انجکشن رگ والا ہو خواہ گوشت والا۔ اسی طرح گلوکوز لگوانے سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا۔ لیکن بغیر عذر کے صرف طاقت کا انجکشن یا گلوکوز لگوانے سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔

☆...... دانت نکلوانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا بشرطیکہ خون حلق میں نہ جائے۔

☆...... سر پر یا جسم کے کسی حصہ کو تیل لگانے سے روزے میں کوئی فرق نہیں آتا۔

(ماخذ: آپ کے مسائل اور ان کا حل از مولانا محمد یوسف لدھیانوی ؒ)

سند ...... تاریخ خلیفہ ابن خیاط رحمہ اللہ

قسط نمبر:2

ترجمہ: مولانا غلام رسول دین پوری

بہ روایت بقی بن مخلد رحمہ اللہ

یہ ایک عظیم الشان تاریخی کتاب ہے جس میں بقی بن مخلد رحمہ اللہ کی روایت سے منقول خلیفہ بن خیاط رحمہ اللہ کی تالیف ومرتب کردہ تاریخ بیان کی گئی ہے۔اس تاریخ کا سلسلۂ اسناد یوں ہے کہ:

”ہمیں (یہ تاریخ) یکتائے زمانہ، امام وقت، فقیہ اور قاضی عصر، شیخ ابوالولید ہشام بن احمد رحمہ اللہ (متوفی ۴۴۰ھ) نے بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ مجھے جلیل القدر قاری اور عالم دین شیخ ابوعمر احمد بن محمد الطلمنکی رحمہ اللہ (متوفی ۴۲۸ھ) نے بیان فرمایا (پھر وہ کہتے ہیں) کہ مجھے بہت بڑے فقیہ، حاکم شرعی، شیخ ابوعبداللہ محمد بن احمد بن محمد بن یحییٰ بن مفرج رحمہ اللہ (جو قرطبہ کے مسلمان جماعت کے بہت بڑے قاضی اور حاکم شرعی ہیں) نے بیان کیا (وہ کہتے ہیں) کہ مجھے ابوالقاسم احمد بن عبداللہ بن مبارک بن حبیب بن عبدالملک بن ولید بن عبدالملک بن مروان (جو کہ امیرالمؤمنین ہیں) نے بیان فرمایا۔(آگے حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم تک سلسلۂ اسناد چلا جاتا ہے)“

یہاں تک کتاب مذکور میں سند مندرج ہے۔آگے امام خلیفہ بن خیاط، اپنی کتاب ”تاریخ خلیفہ بن خیاط“ کا آغاز اس طرح فرماتے ہیں:

آغاز کتاب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وصلی اللہ علیٰ محمد وآلہ وسلم

اسلامی تاریخ کی اہمیت وشرعی حیثیت

اس عنوان کے تحت خلیفہ بن خیاط رحمہ اللہ کی دس روایتیں نقل کی جاتی ہیں:

۱...... خلیفہ بن خیاط رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ یہ کتاب ”تاریخ“ کے (پُر پیچ) موضوع پر اس لئے مرتب کی گئی ہے کہ عموماً مسلمانوں کا طبقہ اپنے حج اور اپنے روزوں کے امور اور اپنی عورتوں کی عدت کا انقضائے وقت واختتام مدت اور لین دین وخرید وفروخت کے معاملات میں میعاد کے مقرر کرنے اور ختم ہونے کو اسی اسلامی تاریخ کے حوالے سے جانتے اور پہچانتے ہیں۔یہی وجہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے

قرآن عزیز میں اپنے پیارے نبی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: ”یسئلونک عن الاھلۃ؟ قل ھی مواقیت للناس والحج (بقرہ:۱۸۹)“ ﴿آپ ﷺ سے نئے چاند کا حال پوچھتے ہیں؟ کہہ دیجئے کہ یہ اوقات مقررہ ہیں لوگوں کے واسطے اور حج کے واسطے۔﴾

۲…… خلیفہ بن خیاط ؒ کہتے ہیں کہ ہمیں ہمارے شیخ یزید بن زریع ؒ نے بیان کرتے ہوئے فرمایا: (وہ کہتے ہیں) کہ ہمارے شیخ سعید ؒ نے حضرت قتادہ ؓ کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے فرمان ”یسئلونک عن الاھلۃ؟ قل ھی مواقیت للناس والحج“ کے متعلق یہ فرمایا کہ صحابہ کرام ؓ نے اللہ کے نبی (ﷺ) سے دریافت کیا کہ چاند کی حالت اس طرح کیوں ہوتی ہے کہ پہلے تاگے کی طرح باریک ہوتا ہے، پھر آہستہ آہستہ بڑھتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ مکمل ہوجاتا ہے۔ پھر گھٹتا گھٹتا اپنی سابقہ حالت پر آجاتا ہے۔ یہ کیا ماجرا ہے؟ تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے (صحابہ کرام ؓ کے سوال کے) جواب میں یہی آیت مبارکہ نازل فرمائی جو تم پڑھتے اور سنتے ہو۔ جس میں ہے: ”ھی مواقیت للناس والحج“ کہ اللہ تبارک وتعالیٰ چونکہ اپنے بندوں کی جملہ مصلحتوں (دینی ودنیوی) کو بخوبی جانتے ہیں۔ اس لئے (اللہ تبارک وتعالیٰ) ان مصالح کے تحت جملہ مسلمانوں کے روزے اور افطار، حج اور احکام حج، عورتوں کی عدت کی ابتداء وانتہاء اور بہت سارے لین دین ومعاملات کے مسائل واحکام کو چاند کے سلسلے کے ساتھ وابستہ فرمادیا ہے (اور اس کے بڑھنے وگھٹنے سے مہینے وجود میں آتے ہیں اور مہینوں سے سال بنتے ہیں تو لوگ بآسانی اپنے معاملات اور حساب وکتاب طے کرلیتے ہیں) چنانچہ دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”وجعلنا اللیل والنہار اٰیتین فمحونا اٰیۃ اللیل وجعلنا اٰیۃ النہار مبصرۃ لتبتغوا فضلا من ربکم ولتعلموا عدد السنین والحساب (بنی اسرائیل:۱۲)“ ﴿اور ہم نے بنائے رات اور دن دو نمونے قدرت کے پھر دھندلا بنایا رات کا نمونہ (چاند کے لئے) اور بنایا دن کا نمونہ دیکھنے کے لئے تاکہ تلاش کرو فضل اپنے رب کا اور تاکہ معلوم کرو گنتی برسوں کی اور حساب۔﴾

اور تیسری آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”ھو الذی جعل الشمس ضیاء والقمر نورًا وقدرہ منازل لتعلموا عدد السنین والحساب، ما خلق اللہ ذلک الا بالحق، یفصّل الاٰیات لقوم یعلمون (یونس:۵)“ ﴿وہی ہے جس نے بنایا سورج کو چمکتا اور چاند کو چاندنا، اور ہر ایک کی (چال کے لئے) منزلیں مقرر کیں تاکہ تم پہچانو گنتی برسوں کی اور حساب، یوں ہی نہیں بنایا اللہ نے یہ سب کچھ مگر (بافائدہ) تدبیر سے۔ کھول کھول کر بیان کرتا ہے نشانیاں ان لوگوں کے لئے جن کو سمجھ ہے۔﴾

فائدہ...... چاند مہینے میں اپنا دورانیہ مکمل کرتا ہے اور اس کی (حسب تصریح علماء) اٹھائیس منزلیں مقرر کی گئی ہیں اور سورج سال بھر میں اپنا دورانیہ پورا کرتا ہے اور اس کی تین سو پینسٹھ منازل مقرر کی گئی ہیں۔ ان کی گردش سے قمری و شمسی مہینے اور سال متعین ہوتے ہیں۔ پھر ان مہینوں و سالوں سے انسانوں کی دنیاوی زندگی کے مسائل واحکام دینیہ ودنیویہ وابستہ ہیں۔ اس سے تاریخ کی ''اہمیت وضرورت'' اور ''شرعی حیثیت'' کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ اسی لئے علماء نے اس طرح کی آیات کی تفسیر کے تحت لکھا ہے کہ چاند کا حساب محفوظ رکھنا اور اسے ضبط کرنا ''فرض علی الکفایہ'' ہے۔

۳...... خلیفہ بن خیاط ؒ کہتے ہیں کہ مجھے یحییٰ بن محمد الکعبی ؒ نے عبدالعزیز بن عمران ؒ سے نقل کرتے ہوئے فرمایا کہ تخلیق انسانیت کی ابتداء ہی سے لوگ ''تاریخ'' کو ہمیشہ محفوظ رکھتے چلے آرہے ہیں۔ (تاریخ انسانیت کا کوئی دور اس سے خالی نظر نہیں آتا کہ جس میں لوگوں نے ''تاریخ'' کو محفوظ نہ رکھا ہو) ابتدائی دور میں لوگ حضرت آدم علیہ السلام کے نزول جنت کے واقعہ سے تاریخ گنتے اور یاد رکھتے تھے۔ (مثلاً یوں کہتے کہ فلاں واقعہ حضرت آدم علیہ السلام کے نزول سے اتنے مہینے یا اتنے سال قبل یا بعد پیش آیا اور فلاں کی پیدائش حضرت آدم علیہ السلام کے نزول سے اتنے دن یا اتنے مہینے یا اتنے سال پہلے یا بعد میں ہوئی۔)

حضرت آدم علیہ السلام کے واقعہ سے تاریخ دانی کا یہ سلسلہ سینکڑوں برس تک یوں ہی چلتا رہا۔ پھر جب حضرت نوح علیہ السلام مبعوث ہوئے (اور انہوں نے دعوت وتبلیغ کا کام شروع کیا) اور جب انہوں نے اپنی قوم (کے نہ ماننے کی وجہ سے ان) پر بددعا کی اور طوفان آیا تو پہلے ان کی بعثت کے زمانہ سے تاریخ کو محفوظ کرنا شروع کیا تھا، پھر طوفان نوح کے واقعہ پیش آنے سے تاریخ کو ضبط کرتے اور لکھتے رہے۔ (مثلاً یوں لکھتے اور یاد رکھتے تھے کہ فلاں واقعہ حضرت نوح علیہ السلام کی بعثت کے اتنے مہینے یا اتنے برس پہلے یا بعد میں پیش آیا اور فلاں شخص حضرت نوح علیہ السلام کی بعثت سے اتنے برس پہلے یا بعد میں پیدا ہوا۔ اسی طرح طوفان کے واقعہ کو لے لیجئے کہ فلاں واقعہ طوفان آنے سے اتنا عرصہ پہلے یا بعد میں پیش آیا اور فلاں شخص واقعہ طوفان سے اتنی مدت پہلے یا بعد میں پیدا ہوا۔)

حضرت نوح علیہ السلام کے واقعہ بعثت یا واقعہ طوفان کے ذریعہ یوں تاریخ دانی وفہمی کا سلسلہ چلتا رہا جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کا زمانہ مبارک آیا (اور اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مبعوث فرمایا اور دعوت وتبلیغ کا کام شروع کیا تو قوم وبادشاہ کی مخالفت کے نتیجے میں آگ میں جانا پڑا) تو اب لوگوں نے اس سے ''تاریخ'' جاننے کا بہت بڑا واقعہ یقین گردانا اور اس واقعہ سے ''تاریخ'' کو محفوظ کرنا اور لکھنا شروع کر دیا (مثلاً یوں کہنا شروع کر دیا کہ فلاں سانحہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے آگ میں جانے کے

واقعہ سے اتنا عرصہ پہلے یا بعد پیش آیا) بنی اسرائیل تو اس طرح تاریخی واقعات کا علم رکھتے تھے، لیکن بنواسماعیل بیت اللہ شریف کی تعمیر کے واقعہ سے تاریخ ضبط کرتے اور لکھتے تھے (کہ فلاں حادثہ وواقعہ تعمیر بیت اللہ سے اتنے برس قبل یا بعد میں پیش آیا۔)

الغرض تاریخ کی حفاظت اور اس کا علم ہر زمانہ اور ہر دور میں ضروری جانا اور مفید سمجھا گیا ہے۔

۴...... خلیفہ بن خیاط ؒ کہتے ہیں کہ مجھے محمد بن معاویہ ؒ نے ابوعبیدہ معمر بن مثنی ؒ کے حوالے سے بتایا کہ اہل فارس کے ہاں بھی اپنی تاریخ ضبط کرنے کا ایک علیحدہ طرز وطریقہ تھا۔ وہ اس طرح کہ اہل فارس اپنے تاریخی واقعات اور حساب وکتاب کو یزدجرد بن شہریار بادشاہ کی سلطنت سے اب تک لکھتے اور محفوظ کرتے چلے آئے ہیں۔ (لیکن اب انہوں نے بھی اپنا طرز بدل دیا ہے۔ اس طرح کہ اب وہ بھی ''ہجری'' اور ''عیسوی'' سن اور تاریخ لکھتے اور ضبط کرتے ہیں) اور ابوعبیدہ نے یہ بات ۲۱۶ھ میں کہی تھی نیز انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ بنی اسرائیل کی تاریخ دانی کا (ایک طرز تو مذکورہ بالا تھا مگر) ان کے ہاں ایک اور طریقہ بھی تھا وہ یہ کہ بنی اسرائیل کے ہاں اپنی تاریخ ذوالقرنین بادشاہ کی سلطنت کے حوالے سے بھی لکھنے کا رواج تھا۔

۵...... خلیفہ بن خیاط ؒ کہتے ہیں کہ مجھے یحییٰ بن محمد الکعبی ؒ نے عبدالعزیز بن عمران ؒ کے حوالے سے نقل کرتے ہوئے بتایا کہ بنواسماعیل کے ہاں تاریخ لکھنے کا اس طرح رواج تھا کہ پہلے تو وہ بیت اللہ شریف کی تعمیر کے واقعہ سے تاریخ لکھا کرتے تھے بہت ہی عرصہ تک تو یہ سلسلہ یوں ہی چلتا رہا۔ پھر جب کعب بن لوی کا سانحہ ارتحال پیش آیا تو (تاریخ کے لئے) اس سانحہ کو بنیاد بنالیا۔ چنانچہ کعب بن لوی کی وفات سے واقعات ومعاملات کو جانتے اور پہچانتے تھے۔ تاریخ دانی کا یہ سلسلہ بھی عرصۂ دراز تک قائم رہا۔ جب اصحاب الفیل (ابرہہ وغیرہ کے لشکر) کا واقعہ پیش آیا تو پھر اس واقعہ سے تاریخ ضبط کرنی شروع کر دی۔ یہ سلسلہ حضور اقدس ﷺ کی ہجرت الی المدینہ کے وقت تک قائم رہا۔

الحاصل: جیسے دیگر اقوام دنیا کا تاریخ ضبط کرنے میں ایک طرز وطریقہ رہا ہے ایسے ہی اہل عرب کا بھی تاریخ دانی میں اپنا ایک خاص اور منفرد مزاج اور جداگانہ طریقہ چلتا رہا ہے اور الحمدللہ اب بھی قائم ہے۔

فائدہ...... ورق گردانی سے پتہ چلتا ہے کہ دنیا کی اکثر اقوام کی تاریخ افسانوں، قصے اور کہانیوں پر مشتمل ہے۔ مگر تاریخ اسلام میں یہ بات نظر نہیں آتی بلکہ اسلام کی تاریخ ایک مستند اور شرعی امور واحکام پر مشتمل تاریخ ہے۔

۶...... خلیفہ بن خیاط ؒ کہتے ہیں کہ ہمیں عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب ؒ اور اسحاق بن ادریس ؒ دونوں عبدالعزیز بن ابی حازم ؒ سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں (عبدالعزیز ؒ) نے کہا کہ مجھے میرے باپ نے حضرت سہل بن سعد الساعدی ؓ کے حوالے سے بتایا وہ فرماتے تھے کہ تاریخ کے

تعیین میں مناسب تھا اگر تاریخ کا تعیین حضورﷺ کی بعثت سے کرتے لیکن ایسا نہ کیا۔ یا آپﷺ کے وصال مبارک کے واقعہ اور وقت سے کرتے مگر یہ بھی نہ ہوا۔ بالآخر کرتے کراتے آپﷺ کی مدینہ منورہ تشریف آوری سے تاریخ لکھنے اور شمار کرنے کا آغاز کیا گیا۔

۷...... خلیفہ بن خیاط ؒ کہتے ہیں کہ ہمیں عبدالاعلیٰ بن عبدالاعلیٰ نے قرہ بن خالد ؒ سے نقل کرتے ہوئے بتایا کہ امام محمد بن سیرین ؒ فرمایا کرتے تھے کہ (میں تمہیں بتاؤں! تاریخ اسلامی کا آغاز کیسے ہوا؟ تو سنئے!) ایک عامل اور گورنر نے امیرالمومنین حضرت عمر فاروقؓ سے درخواست کی کہ آپ تاریخ (اسلامی) کا تعیین کیوں نہیں فرماتے؟ تو حضرت عمرؓ نے جلیل القدر حضرات صحابہ کرامؓ (کو بلاکر ان) سے مشورہ طلب فرمایا۔ چنانچہ مشورہ میں بعض نے یہ رائے دی کہ (تاریخ کے تعیین میں) بعثت نبوی (ﷺ) کے واقعہ کو بنیاد بنایا جائے اور بعض نے کہا کہ وفات نبوی (ﷺ) کے واقعہ کو۔ بحث وتمحیص کے بعد بالآخر اس امر پر متفق ہوئے کہ آپﷺ کے واقعۂ ہجرت کو بنیاد بناکر اس سے تاریخ لکھنے کا آغاز کیا جائے۔ پھر اس پر غور وخوض کیا کہ کس مہینے سے آغاز کیا جائے؟ تو بعض نے کہا کہ ''رمضان المبارک'' سے (کیونکہ وہ ہمارا عبادت کا مہینہ ہے) اور بعض نے رائے دی کہ ''محرم الحرام'' سے (جب کہ بعض نے کہا ''ربیع الاوّل'' سے) آغاز کرنا چاہئے۔ چنانچہ سب کا اتفاق ''محرم الحرام'' کے مہینے پر ہوا۔ (کیونکہ یہ اسلامی سال کا پہلا مہینہ ہے)

۸...... خلیفہ بن خیاط ؒ کہتے ہیں کہ ہمیں کثیر بن ہشام ؒ نے جعفر بن برقان ؒ سے نقل کرتے ہوئے بیان فرمایا اور انہوں نے میمون بن مہران ؒ سے نقل کیا۔ میمون ؒ کہتے ہیں کہ رسول اللہﷺ کے اصحابؓ نے آپس میں (تاریخ کے متعلق) مشورہ فرمایا کہ تاریخ کب سے اور کس طرح سے لکھی جائے؟ تو بعض نے مشورہ دیا کہ رسول اللہﷺ کی ولادت باسعادت سے اس کا آغاز کیا جائے اور بعض نے کہا کہ نزول وحی (ابتداء بعثت) سے جب کہ بعض نے یہ رائے دی کہ آپﷺ کی ''دارالشرک (مکہ مکرمہ)'' سے ''دارالایمان (مدینہ منورہ)'' کی ہجرت کرنے کے واقعہ سے شروع کیا جائے۔ چنانچہ سب کی رائے اس امر پر متفق ہوئی کہ واقعہ ہجرت سے تاریخ لکھی جائے گی۔ (اور لکھنا بھی شروع کردیا)

۹...... خلیفہ بن خیاط ؒ کہتے ہیں کہ ہمیں محمد بن عبداللہ بن زبیر ؒ نے حبان سے نقل کیا اور حبان نے مجالد سے اور انہوں نے عامر سے۔ عامر کہتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے امیرالمومنین حضرت عمرؓ کو خط لکھا (جس کا مضمون یہ تھا) کہ آپ ہمیں (جواب میں) بتائیں کہ ہم (سرکاری دفاتر وامور میں) تاریخ کیسے لکھا کریں؟ کیونکہ ہمیں تاریخ کے بارے میں کچھ علم نہیں تو حضرت عمرؓ نے اصحاب رسولﷺ سے مشورہ طلب فرمایا کہ (یہ خط آیا ہے جس میں یہ مضمون ہے تو) آپ

بتائیں کیا کرنا چاہئے؟ تو (اس سلسلہ میں) بعض اصحاب نے یہ رائے دی کہ بعثت نبوی (ﷺ) کے واقعہ سے تاریخ رکھنے کا رواج ڈالنا چاہئے اور بعض نے یہ مشورہ دیا کہ وفات نبوی (ﷺ) کے واقعہ سے آغاز کرنا چاہئے۔ سب حضرات کی رائے سن کر آخر میں حضرت عمرؓ نے (فیصلہ دیتے ہوئے) فرمایا کہ آپ ﷺ کے واقعہ ہجرت سے تاریخ کا تعین وتقرر کرو۔ کیونکہ آپ ﷺ کا واقعۂ ہجرت ہی تو فارق بین الحق والباطل ہے۔ چنانچہ سب حضرات کا اسی امر پر اتفاق ہوگیا۔

۱۰...... خلیفہ بن خیاط ؒ فرماتے ہیں کہ ہمیں اسحاق بن ادریس ؒ نے عبدالعزیز بن محمد ؒ سے بیان کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں عثمان بن عبیداللہ ؒ نے سعید بن مسیب ؓ کے حوالے سے بتایا کہ (ایک مرتبہ) امیرالمؤمنین حضرت عمرؓ نے مہاجرین وانصار صحابہ ؓ کو (مشورہ کے لئے) اکٹھا کرکے ان سے دریافت فرمایا کہ میں تاریخ لکھنے کا آغاز اور تعین کس واقعہ سے کروں؟ (اور پھر اس کے متعلق اپنے عاملوں کو مطلع بھی کردوں) تو حضرت علی المرتضیٰ ؓ نے فرمایا کہ آپ ﷺ کی مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنے کے واقعہ سے اس (کے لکھنے) کا آغاز اور اعلان فرمادیں۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نے (خود بھی) واقعہ ہجرت سے تاریخ لکھنے کا آغاز فرمادیا اور اپنے عاملوں کو بھی اس (واقعہ سے) تاریخ لکھنے اور ضبط کرنے کے لئے خطوط (لکھ کر) بھیج دیئے اور انہیں ہجری تاریخ اور سن لکھنے کی بھرپور تلقین فرمادی۔

فائدہ...... ان جملہ واقعات وروایات سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ حضرات صحابہ ؓ کو اسلامی اور ہجری تاریخ ضبط کرنے کا کس قدر اہتمام تھا اور آپ ﷺ کی سیرت طیبہ اور حالات زندگی سے کتنا پیار تھا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اس کا اہتمام نصیب فرمائیں۔ آمین! تلک عشرۃ کاملۃ

رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت

۱...... خلیفہ بن خیاط ؒ کہتے ہیں کہ ہمیں ابویحییٰ بکر بن سلیمان ؒ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ابن اسحاق ؒ اور وہب بن جریر ؒ نے بیان کیا اور انہوں نے اپنے باپ ابن اسحاق ؒ سے نقل کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھے مطلب بن عبداللہ نے اپنے دادا قیس بن مخرمہ ؓ کے متعلق نقل کرتے ہوئے بتایا کہ میرے دادا قیس بن مخرمہ ؓ فرمایا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کی اور میری ولادت اس سال ہوئی جس سال اصحاب الفیل (ابرہہ کی ہلاکت) کا واقعہ پیش آیا۔

فائدہ...... (۱) آپ ﷺ واقعہ فیل کے پچاس یا پچپن روز بعد پیدا ہوئے۔ (۲) قیس بن مخرمہ ؓ حضرت عبدالمطلب کے پوتے ہیں جو حافظ ابن حجر عسقلانی ؒ کی تصریح کے مطابق مسلمان بھی ہوئے اور اسلام کی حالت میں رہ کر شاندار زندگی گزاری اور یہ بھی لکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور قیس بن مخرمہ ؓ کی ولادت ایک ہی سال میں ہوئی۔ (الاصابہ)

۲...... خلیفہ بن خیاط ؒ کہتے ہیں کہ مجھے یحییٰ بن محمد ؒ نے بیان کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں عبدالعزیز بن عمران ؒ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ مجھے زبیر بن موسیٰ ؒ نے ابوالحویرث ؒ سے نقل کرتے ہوئے بتایا۔ ابوالحویرث ؒ کہتے ہیں کہ میں عبدالملک بن مروان کی مجلس میں حاضر تھا کہ اتنے میں عبدالملک بن مروان نے قباث بن اشیم ؓ سے پوچھا کہ آپ بڑے ہیں یا رسول اللہ ﷺ؟ تو قباث بن اشیم ؓ نے فرمایا: ”ھو اکبر منی وانا اسنّ منہ“ (وہ مرتبے میں مجھ سے بڑے ہیں اور میری عمران کی عمر سے زیادہ ہے) پھر عبدالملک نے دریافت کیا کہ آپ کی ولادت کب ہوئی؟ تو قباث نے فرمایا کہ میں اپنی والدہ کے ساتھ چل رہا تھا تو (چلتے چلتے) ایک جگہ ہاتھی کی لید پڑی نظر آئی تو مجھے سمجھانے کے ارادے سے میری والدہ نے کھڑے ہو کر کہا کہ رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت اس سال ہوئی جس سال اصحاب الفیل کا واقعہ پیش آیا۔

فائدہ...... اس طرح کا سوال حضرت عباس ؓ سے بھی کیا گیا تھا کہ آپ بڑے ہیں یا رسول اللہ ﷺ؟ تو حضرت عباس ؓ نے فرمایا: ”ھو اکبر منی وانا اسنّ منہ“ یہ جملہ غایت درجہ کا ادب رکھتا ہے جو اہل علم وفہم ہی سمجھ سکتے ہیں۔

۳...... خلیفہ بن خیاط ؒ کہتے ہیں کہ مجھے عبدالسلام بن مطہر ؒ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں جعفر بن سلیمان ؒ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں بسطام بن مسلم العوذی ؒ نے طلحہ بن عبیداللہ بن کریز ؒ سے نقل کرتے ہوئے بتایا کہ مجھے قبیلہ ہذیل کے ایک آزاد کردہ غلام نے بتایا کہ میں ایک مرتبہ اپنے آقا کی سواری کی مہار پکڑے آگے آگے چل رہا تھا اور ہمارا گزر حضرت عثمان بن عفان ؓ کے ہاں سے ہوا۔ حضرت عثمان بن عفان ؓ اپنے اصحاب کے ساتھ مجلس میں رونق افروز تھے۔ جب ہم گزرنے لگے تو لوگ کہنے لگے۔ اے امیرالمومنین! یہ شخص اہل عرب میں سے بڑی عمر کا ہے تو امیرالمومنین حضرت عثمان ؓ نے فرمایا: اگر یہ شخص مجھے بتاوے کہ میں عام الفیل میں کتنی عمر کا بچہ تھا؟ تو اب میں اسے بتا سکتا ہوں کہ اس وقت اس کی کتنی عمر ہے۔ (اور اس وقت یہ کتنی عمر کا بچہ تھا۔)

فائدہ...... اس سے امیرالمومنین حضرت عثمان بن عفان ؓ کی ذکاوت وذہانت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ کس قدر عجلت کے ساتھ نتیجے پر پہنچنے والی شخصیت تھیں۔

۴...... علی بن محمد ؒ کہتے ہیں کہ موسیٰ بن عقبہ ؒ کہا کرتے تھے کہ آپ ﷺ کی ولادت باسعادت واقعہ فیل کے تیس سال بعد ہوئی۔ نیز علی بن محمد ؒ کہتے ہیں کہ ابوزکریا العجلانی ؒ کہا کرتے تھے کہ آپ ﷺ واقعہ فیل کے چالیس برس بعد پیدا ہوئے۔ (یہ دونوں قول مرجوح ہیں) لیکن

ارباب سیر کا اس بات پر اتفاق ہے کہ آپ ﷺ کی ولادت باسعادت عام الفیل میں ہوئی ہے۔ (یہی صحیح اور راجح قول ہے)

فائدہ...... علی بن محمد ؒ کی کنیت ابوالحسن ہے۔ علماء اہل بصرہ میں سے کثیر التصانیف مؤرخ ہیں۔ مدائن میں سکونت پذیر تھے۔ پھر بغداد منتقل ہوگئے اور بغداد ہی میں بقیہ زندگی گزاری اور ۲۲۵ھ میں یہیں انتقال ہوا۔

۵...... خلیفہ بن خیاط ؒ کہتے ہیں کہ ہمیں بکر ؒ نے ابن اسحاق ؒ سے نقل کرتے ہوئے بتایا، وہ کہتے ہیں کہ مجھے عبداللہ بن ابی بکر ؒ نے عمرہ ؓ کے حوالے سے بتایا۔ عمرہ ؓ نے حضرت عائشہ صدیقہ ؓ سے نقل کیا کہ حضرت عائشہ ؓ فرماتی تھیں کہ میں نے مکہ مکرمہ میں ہاتھی بانوں اور ہاتھی کے دو محافظوں کو دیکھا کہ وہ نابینا ہو کر کھانا (بطور بھیک کے) مانگتے پھر رہے تھے۔

۶...... خلیفہ بن خیاط ؒ کہتے ہیں کہ ہمیں وہب ؒ نے اپنے باپ جریر ؒ سے نقل کیا اور انہوں نے ابن اسحاق ؒ سے اسی طرح بکر ؒ نے بھی ابن اسحاق ؒ سے اور انہوں نے مطلب بن عبداللہ بن قیس بن مخرمہ ؓ سے نقل کیا۔ مطلب بن عبداللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت واقعۂ فیل والے سال میں ہوئی۔ نیز یہ بھی کہا کہ واقعہ فیل اور حرب الفجار کے درمیان بیس سال کا فاصلہ ہے اور حرب الفجار اور تعمیر بیت اللہ کے درمیان پندرہ برس کا فاصلہ ہے اور تعمیر بیت اللہ اور آپ ﷺ کی بعثت کے درمیان پانچ سال کا فاصلہ ہے اور رسول اللہ ﷺ کی بعثت اس وقت ہوئی جب آپ کی عمر مبارک چالیس سال تھی۔

۷...... خلیفہ ؒ کہتے ہیں کہ ہمیں شعیب بن حبان ؒ نے عبدالواحد بن ابی عمرو ؒ سے انہوں نے کلبی ؒ سے اور انہوں نے ابوصالح ؒ سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس ؓ سے نقل کیا۔ حضرت ابن عباس ؓ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کی ولادت باسعادت واقعہ فیل سے پندرہ برس قبل سوموار کے روز ہوئی۔

۸...... خلیفہ ؒ کہتے ہیں کہ ہمیں یزید بن زریع ؒ نے بیان کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں یونس بن عبید ؒ نے عمار بن ابی عمار ؒ (جو کہ بنو ہاشم کے آزاد کردہ غلام ہیں) سے نقل کیا اور انہوں نے حضرت ابن عباس ؓ سے۔ حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کی بعثت چالیس برس کی عمر میں ہوئی۔ چنانچہ آپ ﷺ مکہ مکرمہ میں پانچ برس تک خفیہ طور پر تبلیغ فرماتے رہے اور پھر دس سال اعلانیہ طور پر تبلیغ فرمائی۔ جبکہ مدینہ منورہ میں دس سال کا عرصہ تبلیغ فرمائی۔

۹...... خلیفہ ؒ کہتے ہیں کہ ہمیں ابوداؤد ؒ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حرب بن شداد ؒ

نے یحییٰ بن ابی کثیر ؒ سے نقل کیا اور انہوں نے ابوسلمہ سے۔ ابوسلمہ کہتے ہیں کہ مجھے حضرت عائشہ ؓ اور حضرت ابن عباس ؓ دونوں نے بتایا کہ آپ ﷺ مکہ مکرمہ میں دس برس رہے اور آپ پر وحی کا نزول ہوتا رہا۔ جب کہ مدینہ منورہ میں بھی آپ ﷺ نے دس برس کا عرصہ گزارا۔ (اور وہاں بھی نزول وحی کا سلسلہ جاری رہا)

۱۰...... خلیفہ ؒ کہتے ہیں کہ ہمیں یزید بن زریع ؒ نے بیان کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں سعید نے قتادہ ؓ سے نقل کیا۔ قتادہ ؓ کہتے ہیں کہ حضرت حسن ؓ نے فرمایا کہ آپ ﷺ پر مکہ مکرمہ میں آٹھ برس تک اور مدینہ منورہ میں دس برس تک وحی نازل ہوتی رہی۔

۱۱...... خلیفہ ؒ کہتے ہیں کہ ہمیں ابوعاصم ؒ نے اشعث ؓ سے نقل کیا اور اشعث ؓ کہتے ہیں کہ حضرت حسن ؓ فرمایا کرتے تھے کہ آپ ﷺ پینتالیس برس کی عمر میں مبعوث ہوئے۔ پھر مکہ مکرمہ میں دس برس اور مدینہ منورہ میں آٹھ برس کا عرصہ قیام فرمایا اور جب آپ ﷺ کا وصال مبارک ہوا تو اس وقت آپ کی عمر مبارک تریسٹھ برس تھی۔

۱۲...... خلیفہ ؒ کہتے ہیں کہ ہمیں یزید ؒ نے سعید ؒ سے نقل کیا اور سعید ؒ کہتے ہیں کہ ہمیں قتادہ ؓ نے بتایا کہ آپ ﷺ مکہ مکرمہ میں (بھی) دس برس اور مدینہ منورہ میں (بھی) دس برس کا عرصہ رہے۔

۱۳...... خلیفہ ؒ کہتے ہیں کہ مجھے ابوعبیدہ ؒ نے حماد بن سلمہ ؒ سے اور انہوں نے ابوحمزہ سے بیان کیا۔ ابوحمزہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس ؓ فرماتے تھے کہ آپ ﷺ مکہ مکرمہ میں تیرہ سال (بعثت کے بعد) اور مدینہ منورہ میں دس سال رہے۔ (یعنی ہجرت کے بعد)

۱۴...... خلیفہ بن خیاط ؒ کہتے ہیں کہ ہمیں زیاد بن عبداللہ البکائی ؒ نے بیان کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حجاج نے نافع ؒ سے نقل کیا۔ نافع ؒ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ میں دس سال تک قیام فرمایا۔ (پھر آپ ﷺ کا وصال مبارک ہوگیا)

۱۵...... خلیفہ ؒ کہتے ہیں کہ ہمیں عبدالوہاب ؒ نے ہشام ؒ سے بیان کیا اور انہوں نے عکرمہ ؓ سے نقل کیا۔ عکرمہ ؓ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا کہ آپ ﷺ مکہ مکرمہ میں دس سال رہے اور مدینہ منورہ میں بھی دس برس کا عرصہ رہے۔

۱۶...... اور ہشام کہتے ہیں کہ حضرت حسن ؓ نے فرمایا کہ آپ ﷺ مکہ مکرمہ میں بھی دس سال رہے اور مدینہ منورہ میں بھی دس سال۔

جاری ہے!

پاکستان کی بقاء اسلام میں ہے

میجر جنرل بلال اکبرڈی جی رینجر سندھ

ڈی جی رینجرز میجر جنرل بلال اکبر ہر طبقہ زندگی کے لئے ایک اعتماد کا نام ہے۔ان کی سربراہی میں اہل سندھ بالخصوص کراچی والوں نے سکون کا سانس لیا ہے۔ڈی جی صاحب کا جہاں اجتماعی کردار بہت ہی مثالی ہے۔اسی طرح ان کی ذات میں بھی بہت سے محاسن ہیں۔ سنجیدگی، بردباری اور معاملہ فہمی ان کے اہم اوصاف ہیں۔ڈی جی رینجرز سندھ میجر جنرل بلال اکبر کی ملک وملت سے محبت اپنی مثال آپ ہے۔دینی طبقات اور مذہبی شخصیات سے ان کا تعلق کسی سے پوشیدہ نہیں۔گزشتہ دنوں جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی کی تقریب ختم بخاری شریف میں ان کی شرکت اور ایمان افروز خطاب نے ملک بھر کے مذہبی طبقے میں خوشی کی لہر دوڑادی۔ان کے خطاب کے چند اقتباسات شائع کئے جارہے ہیں:

پاکستان اسلام کے نام پہ بنا ہے اور اسلام ہی کے نام پر قائم رہے گا۔پاکستان کا استحکام سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔اگر کوئی عالم دین ہے تو اس کے ذمہ ہے کہ وہ تعلیم وتعلم کے ذریعے پاکستان کو مستحکم کرسکتا ہے۔اگر کوئی تاجر ہے تو وہ اپنے پیشے کے ذریعے سے پاکستان کے استحکام کا سوچے۔فوجی اپنی پیشہ ورانہ ذمہ داریوں کو ادا کرتے ہوئے پاکستان کے استحکام کی کوشش کرتا ہے۔پاکستان ہم سب کا گھر ہے۔ہم سب کو مل کر پاکستان کو مضبوط کرنا ہے اور پاکستان کے دشمنوں کو ناکام بنانا ہے۔پاکستان کے تمام طبقات بھائی بھائی بن کر رہیں تو دشمن میلی آنکھ سے نہیں دیکھ سکتا۔اس وقت کا اہم تقاضا بھی یہی ہے کہ ہم ایک قوم بن کر رہیں۔میں علماء کرام اور ایک بڑے دینی ادارے میں اپنے آپ کو موجود پاکر دلی خوشی محسوس کررہا ہوں اور خود کو دین کا ادنیٰ طالب علم سمجھتا ہوں اور میں اس بات کا پورے یقین کے ساتھ اقرار کرتا ہوں کہ پاکستان کا استحکام اور پاکستان کی بقاء اسلام کے ساتھ وابستہ رہنے میں ہے۔اس لئے کہ پاکستان بنا ہی اسلام کے نام پر ہے۔

میں اپنے آپ کو اس لحاظ سے خوش قسمت سمجھتا ہوں کہ میں گزشتہ تیس سال سے خود کو دین کا طالب علم تصور کرتا ہوں اور ہمیشہ دین کا طالب علم رہنا چاہتا ہوں۔میں نے آج سے تیس سال قبل سیاچن کے محاذ پر قرآن کریم کا ترجمہ پڑھا اور تفسیر کا مطالعہ کیا اور میں اتنا متاثر ہوا کہ میں نے اس کے بعد مسلسل قرآن کریم کی تلاوت اور تفسیر پڑھنا معمول بنایا ہوا ہے اور میں جو کچھ ہوں قرآن کریم کی برکت سے ہوں اور میرا یقین

کامل ہے کہ مسلمان اگر قرآن کریم سے رشتہ مضبوط کرلے تو اس کی دنیا و آخرت سنور سکتی ہے۔

احادیث مبارکہ بخاری شریف اور مشکوٰۃ شریف کا مطالعہ میں نے سندھ کے بارڈر پر ڈیوٹی کے دوران کیا اور احادیث کا مسلسل مطالعہ بھی میرا شوق ہے۔

دینی مدارس کے نوجوان طلباء سے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ایک تو وہ اپنے عمل میں تسلسل قائم کریں۔ قرآن وحدیث کے مطالعے میں تسلسل بہت ضروری ہے۔ تھوڑا پڑھیں مگر روزانہ پڑھیں اور اس پر عمل کی کوشش کریں۔ حضور نبی کریم ﷺ کی حدیث بھی ہے کہ تھوڑا عمل کرو مگر اس میں ہمیشگی ہونی چاہئے۔

ہمیں حضور نبی کریم ﷺ کی زندگی میں ہر کام میں تسلسل نظر آتا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے اپنے صحابہ کرامؓ کو ایک دن، یا دس دن، یا ایک ماہ میں قرآن کریم نہیں سکھایا۔ بلکہ نزول قرآن کریم پورے ۲۳ سال میں ہوا اور سب سے اہم کام اس پر عمل کرنا ہے۔

دوسری بات میں اپنے دین کے طالب علموں سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ نبی کریم ﷺ کے انداز تبلیغ وتعلیم میں نرمی اور لطافت تھی۔ ایک حدیث کا مفہوم ہے کہ: ’’جو نرمی سے محروم کردیا گیا وہ تمام بھلائیوں سے محروم ہوگیا۔‘‘ نبی کریم ﷺ کی حیات مبارکہ کا مطالعہ بتاتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نرمی اور متانت سے گفتگو فرمائی۔ جو بات نرمی سے کہی جائے اس کا اثر زیادہ ہوتا ہے۔ علماء کرام معاشرے کی اہم ضرورت ہیں۔ اگر وہ حکمت اور نرمی سے تبلیغ کریں گے تو معاشرہ ان کے ساتھ جڑا رہے گا۔ (بشکریہ ماہنامہ ایوان اسلام مئی ۲۰۱۶)

حکمران بیت المال کا محافظ ہے

ﷺ نے اپنے چھوٹے صاحبزادے کے ہاتھ میں کانسی

عمرؓ نے

پوچھا: بچے! کانسی کا یہ ٹکڑا تجھے کس نے دیا ہے؟ صاحبزادے نے جواب دیا: ابوجان! مجھے یہ ٹکڑا بیت المال کے خازن نے دیا ہے۔ امیر المؤمنین اپنے صاحبزادے کو لے کر بیت المال کے خازن کے پاس گئے اور اس سے فرمایا: تجھے یہ ٹکڑا عمر کے بچے کو دینے کے لئے کس نے کہا ہے؟ خازن نے جواب دیا: اے امیر المؤمنین! میں نے خزانے کا حساب لگایا (گنتی کی کہ کون سا مال کتنا اور کہاں ہے) تو خزانے میں سونا اور چاندی ہی پایا۔ اس پورے خزانے میں کانسی کا ایک ٹکڑا ملا۔ چنانچہ میں نے اسے آپ کے

عمرؓ کا چہرہ غصے سے سرخ ہوگیا اور فرمایا: تیری ماں

تجھے گم کردے، کیا تو نے تمام مسلمانوں کے گھروں کا جائزہ لینے کے بعد کوئی ایسا گھر نہیں پایا جو حرام مال کھائے۔ اس کے لئے تجھے عمرؓ ہی کا گھر نظر آیا؟ یہ ٹکڑا لاؤ اور اسے اس کی جگہ رکھ دو۔

چمنستان ختم نبوت کے گلہائے رنگا رنگ کا مقدمہ

مولانا اللہ وسایا

اللہ رب العزت کی عنایت کردہ توفیق کے ساتھ راقم اس دنیا سے رخصت ہونے والے حضرات کے تعارف پر کچھ نہ کچھ لکھتا رہا ہے۔ اس کے دو مجموعے شائع بھی ہوچکے ہیں:

۱...... فراق یاراں۔ ۲...... یاد دلبراں۔

مزید یہ کہ:

۳...... ’’تذکرہ مجاہدین ختم نبوت‘‘ میں بہت سارے حضرات پر بہت کچھ جمع ہوگیا ہے۔

۴...... ’’حضرت شیخ الہند کے دیس میں‘‘ قریباً بیس تیس حضرات کا مفصل تذکرہ آگیا ہے۔

۵...... احتساب قادیانیت کی ساٹھ جلدوں میں ساڑھے تین صد حضرات سے زیادہ حضرات کے رسائل وکتب جمع ہوئے تو ابتداء میں ’’عرض مرتب‘‘ کے عنوان پر ان مصنفین حضرات کا تھوڑا یا زیادہ تذکرہ شائع ہوا۔

پھر یہ کہ ان پانچوں محولہ بالا مقامات میں حتی الامکان نئی نئی باتیں آئیں۔ مثلاً حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ یا حضرت مولانا مفتی محمودؒ کا ان پانچوں مراجع میں ذکر ہے۔ لیکن ضرورت کے تحت نئی باتیں آئیں۔ یوں پانچوں جگہ عقیدۂ ختم نبوت سے متعلق ان کی خدمات کا تذکرہ شامل ہوا۔ لیکن مختلف جہات سے، بالکل علیحدہ علیحدہ!

خیال ہوا کہ ان پانچوں مراجع کو سامنے رکھ کر تکرار حذف کرنے کے بعد تمام وہ حضرات جن کا کسی بھی طرح عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے حوالہ سے تذکرہ ضروری ہے۔ اس کو جمع کردیا جائے تو ان پانچوں جگہ میں کہیں دو صفحے، کہیں چار، یا پانچ، اگر ایک جگہ تذکرہ ہوجائے تو یوں ان حضرات پر کئی کئی صفحات کے مقالہ جات بن جائیں گے۔

اس دوران میں ہمارے علمی بزرگ اور کثیر المطالعہ شخصیت، مخدوم گرامی، حضرت مولانا قاری محمد عبداللہ صاحب سابق سینیٹر جمعیۃ علماء اسلام بنوں نے فرمایا کہ جس طرح ’’ایک ہفتہ شیخ الہند کے دیس میں‘‘ نامی کتاب میں بہت سارے اکابر کا تذکرہ آگیا ہے۔ اسی طرح ایک جگہ اگر مجلس تحفظ ختم نبوت کے امراء، نظماء، صدر المبلغین، اراکین شوریٰ اور مبلغین کرام کا تذکرہ بھی شائع ہوجائے تو بہت مفید بات ہوگی۔ ان تمام تجاویز کو سامنے رکھ کر اللہ رب العزت کا نام لے کر اس منصوبہ پر کام شروع کردیا گیا۔ بہت سارے

حضرات کے حالات جمع ہوگئے۔ بعض کے تفصیلی اور بعض کے اجمالی، تفصیلی تو بیس بیس صفحات کے مقالات بھی بن گئے اور اجمالی تذکرے چند سطروں پر مشتمل ہیں۔ لیکن اس کا فائدہ یہ ہوا کہ سینکڑوں حضرات جنہوں نے برصغیر پاک وہند میں عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کام کیا۔ ان کے کچھ نہ کچھ حالات جمع ہوگئے۔ اللہ رب العزت کا کرم ہے کہ تین جلدوں کا مواد جمع ہوگیا ہے۔ لیکن وہ تمام حضرات جنہوں نے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے خدمات سرانجام دیں، ان سب کا احاطہ تو پھر بھی ممکن نہیں تھا۔ تاہم جتنا ہوگیا غنیمت ہے۔ اس میں شیعہ، سنی، دیوبندی، بریلوی، اہل حدیث کی تقسیم وتفریق، سیاسی غیرسیاسی، کانگریسی، مسلم لیگی کا امتیاز، مسٹر اور ملا کے فرق کے بغیر جس نے ختم نبوت کے لئے جو خدمت سرانجام دی ان کے تھوڑے یا زیادہ حالات جمع ہوگئے ہیں۔

یہ خیال رہے کہ جو حضرات اس دنیا سے رخصت ہوگئے ان کے حالات جمع کئے ہیں۔ جو حضرات زندہ سلامت باکرامت ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں دین ودنیا کی بہترین صحت وسلامتی کے ساتھ مزید زندہ رکھیں۔ ان کے حالات کو جمع کرنا آنے والی نسلوں کے ذمہ رکھ چھوڑا ہے۔ ماہنامہ لولاک ملتان اور دوسرے رسائل میں التماس کی گئی کہ: ’’اس سلسلہ میں جس کے پاس جو ہے بھجوادیا جائے یا مطلع کیا جائے۔ تاکہ ایک جامع چیز مرتب ہوجائے۔ ورنہ چھپنے کے بعد تو ہر ایک نے تبصرہ کرنا ہے کہ فلاں کے حالات رہ گئے۔ فلاں کا ذکر نہیں۔ تو براہ کرم ابھی سے جو معاونت ورہنمائی فرمائی جاسکتی ہو فقیر سراپا انتظار ہوگا۔ امید ہے کہ فوری توجہ فرمائی جائے گی۔ ختم نبوت کے تحفظ کے کام میں جس کا جتنا حصہ ہے اس کا ذکر آنا چاہئے۔ ویسے آپ نے پڑھا بھی ہوگا کہ ’’صالحین کے ذکر خیر کے وقت اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہوتی ہے۔‘‘ اللہ تعالیٰ توفیق رفیق فرمائیں۔ آمین!‘‘

اس اعلان پر بعض دوستوں نے کچھ بھجوایا جو شامل کردیا گیا۔ مولانا قاری محمد عبداللہ بنوں اس کتاب کے محرک بنے۔ مولانا سید محمد عبداللہ معتصم اور مولانا محمد وسیم اسلم نے بہت قلمی وعملی تعاون فرمایا اور مولانا حافظ محمد انس صاحب مشوروں سے ممنون فرماتے رہے۔ ان سب کا شکریہ۔ اس کتاب میں جو خوبی ہے وہ اللہ رب العزت کے کرم کا صدقہ ہے۔ جو کمی کوتاہی ہے وہ فقیر کی ہے۔ اس پر پیشگی معذرت۔

ہاں! البتہ ایک وضاحت ضروری ہے کہ ردقادیانیت پر تحریری خدمات کے سلسلہ میں بعض قادیانیوں یا مسیحیوں کا تذکرہ بھی آپ کو ملے گا جو بظاہر کتاب کے نام سے میل نہیں رکھتا۔ لیکن دیکھا جائے تو زیب چمنستان کے لئے جہاں گلہائے رنگارنگ ضروری ہیں وہاں ان گلوں کی حفاظت کے لئے پتے وخار بھی ضروری ہوتے ہیں تو اسی طرح کا معاملہ یہاں سمجھ لیں۔

محتاج دعا: فقیر اللہ وسایا، ملتان

مورخہ ۶؍رجب ۱۴۳۷ھ، مطابق ۱۴؍اپریل ۲۰۱۶ء

جناب پروفیسر سید وکیل احمد شاہ ؒ کا وصال

مولانا اللہ وسایا

حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری ؒ کے فرزند نسبتی اور مخدوم زادہ سید کفیل احمد شاہ بخاری نائب امیر مجلس احرار اسلام پاکستان کے والد گرامی، ہم سب کے مخدوم، بزرگ رہنما اور غائبانہ دعا گو پروفیسر سید وکیل احمد شاہ ۱۷ر اپریل ۲۰۱۶ء کو انتقال فرماگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

سید وکیل احمد شاہ صاحب بہت ہی مرنجاں مرنج طبیعت کی شخصیت تھے۔ صاحب الرائے اور صائب الرائے، انتہائی کم گو، اجلی سیرت کے انسان تھے۔ بیعت کا تعلق حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوری ؒ سے تھا۔ عمر بھر اپنے معمولات پر کاربند رہے۔ بڑی منظم و مرتب قابل رشک زندگی گزاری۔ کبھی جماعتی تنازعات میں حصہ نہ لیتے تھے۔ جب کوٹلہ تغلق میں قیام تھا، ہر روز پابندی سے اخبار کے مطالعہ کے لئے دفتر ختم نبوت کو تشریف آوری سے ممنون کرتے تھے۔

آپ ۱۹۳۰ء کو دین پور عبدالحکیم میں پیدا ہوئے۔ قرآن مجید حفظ کرنے کے بعد سکول کی تعلیم حاصل کی۔ پھر پنجاب یونیورسٹی لاہور سے ایم.اے کیا۔ پہلے اوکاڑہ پھر ملتان میں لیکچرار مقرر ہوئے۔ اسسٹنٹ پروفیسر کے طور پر ریٹائرڈ ہوئے۔ ۱۹۵۲ء میں آپ کی شادی ہوئی۔ نکاح حضرت مولانا شاہ عبدالقادری رائے پوری ؒ نے پڑھایا۔ مولانا محمد علی جالندھری ؒ، مولانا قاضی احسان احمد ؒ، مولانا مفتی محمود ؒ سے بہت ہی محبانہ دوستانہ تعلق تھا۔ اس وقت جامعہ قاسم العلوم ملتان کی شوریٰ کے رکن رکین تھے۔

آپ کی امانت و دیانت کا ایک زمانہ معترف ہے۔ ساری زندگی رزق حلال کمایا اور اسی پر آبرومندانہ وقت گزارا۔ جواں سال صاحبزادہ سید ذوالکفل مرحوم اور اہلیہ محترمہ مرحومہ کے وصال کے صدمات سہے، لیکن سراپا شکرگزار بندہ کے طور پر صبر و رضا کا نمونہ بنے رہے۔ غرض بہت ہی محبتوں والے انسان تھے۔ خوب وقت گزارا۔ حق تعالیٰ انہیں کروٹ کروٹ جنت میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائیں۔ ادارہ لولاک اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جناب محترم سید کفیل احمد شاہ بخاری کے اس صدمہ میں برابر کے شریک غم ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے حامی و ناصر ہوں اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل نصیب ہو۔ آمین!

قارئین لولاک اور جماعتی رفقاء، مجلس کے مدارس کے منتظم حضرات سے درخواست ہے کہ وہ حضرت مرحوم کے ایصال ثواب کے لئے قرآن کی تلاوت اور دعاؤں کا اہتمام کریں۔ یہ مرحوم کا ہم پر حق ہے۔

ختم نبوت ہمارا ایمان

محمد عمران نقشبندی

رمضان شریف کا آخری عشرہ چل رہا تھا۔ نماز تراویح سے فارغ ہو کر میں اپنے قریبی دوست کے ساتھ ایک کباب فروش کی دکان پر بیٹھا گرما گرم کبابوں سے لطف اندوز ہو رہا تھا کہ میرے قریب سے ایک شخص گزرا۔ میں فوراً اپنی جگہ سے اٹھا اور اس شخص سے علیک سلیک اور مصافحہ کیا۔ کچھ گفت وشنید کے بعد وہ رخصت ہوا تو میں نے واپس اپنی نشست سنبھالتے ہوئے اپنے دوست سے اس کا غائبانہ تعارف کروانا شروع کر دیا کہ یہ وہ فلاں امپورٹر ہے جس سے میں اپنی دکان کے لئے فلاں فلاں امپورٹڈ اشیاء خریدتا ہوں جن کا معیار مارکیٹ میں سب سے بہتر ہے اور ان کی مانگ بھی سب سے زیادہ ہے۔ اس کی رہائش اسی کباب فروش کے سامنے گلی میں ہے۔ میری بات ختم ہونے پر میرا دوست مسکرا دیا اور کہنے لگا:

اب میں اس شخص کا تعارف کرواؤں؟ لیکن مجھے یقین ہے کہ آج کے بعد تم اس شخص سے مال لینا بند کر دو گے۔ میں نے کچھ متردد ہوتے ہوئے اس سے پوچھا کہ کہیں وہ مرزائی تو نہیں۔ اس پر وہ ایک بار پھر مسکرایا اور اقرار میں گردن ہلا دی۔ میں بے یقینی کی کیفیت میں اسے دیکھنے لگا اور اس سے اس الزام کا ثبوت مانگنے لگا۔ کیونکہ میرے نزدیک کوئی گیا گزرا مسلمان بھی اپنے کسی بدترین مخالف کو بھی بغیر ٹھوس ثبوت کے مرزائی کہنے کی جرات نہیں کر سکتا کہ مرزائی ہونے کا مطلب گستاخ رسول ﷺ ہونا ہے اور خاص طور پر اس وقت جب مرزائی ایک عاقل و بالغ شخص ہو۔ خیر میرے دوست نے ناقابل تردید ٹھوس ثبوت دے کر اس شخص کا قادیانی مرزائی ہونا ثابت کر دیا۔

میں دل ودماغ پر بوجھ لئے گھر آ گیا۔ عجیب ادھیڑ پن کا شکار ہو گیا تھا۔ عید سر پر تھی اور اس مرزائی سے آنے والے سامان میں سے ایک آرٹیکل کی مجھے شدید ضرورت تھی۔ اگرچہ اسی طرح کا متبادل برانڈ بازار میں موجود تھا۔ لیکن اس کا معیار بہتر نہیں تھا اور کارٹن میں تعداد کی کمی کی بھی شکایت تھی۔ مرزا غالب کا شعر میرے حسب حال تھا:

ایماں مجھے روکے ہے تو کھینچے ہے مجھے کفر
کعبہ میرے پیچھے ہے کلیسا میرے آگے

مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ماننے والے مرزائی قادیانی گروہ کے کفریہ اور گستاخانہ عقائد سے عام مسلمانوں کی اکثریت ناواقف ہے۔ اس لئے ان میں سے صرف چند ایک کو بطور نمونہ یہاں

بیان کرنا چشم کشا بھی ہے اور اس مضمون کے مافی الضمیر کو سمجھانے کے لئے معاون بھی۔ مرزا قادیانی اور اس کے پیروکار کبھی اللہ رب العزت کی شان میں گستاخی کرتے ہیں تو کبھی آقائے نامدار، خاتم النبیین والمرسلین، محمد مصطفیٰ ﷺ کی شان میں گستاخی کی تمام حدود کو پھلانگتے نظر آتے ہیں۔ کبھی دیگر انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اصحاب رسول ﷺ کے متعلق اپنی بدباطنی کا اظہار کرتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے:

☆...... ”میں نے اپنے کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ میں وہی ہوں۔“

(کتاب البریہ صفحہ ۸۵، مندرجہ خزائن جلد ۱۳، صفحہ ۱۰۳ از مرزا قادیانی)

☆...... ”جو شخص مجھ میں اور مصطفیٰ میں تفریق کرتا ہے۔ اس نے مجھے نہیں دیکھا ہے اور نہیں پہچانا ہے۔“

(خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۷۱، مندرجہ خزائن جلد ۱۶، صفحہ ۲۵۹ از مرزا قادیانی)

☆...... ”خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے اور مجھے آنحضرت ﷺ کا ہی وجود قرار دیا ہے۔ پس اس طور سے آنحضرت ﷺ کے خاتم الانبیاء ہونے میں میری نبوت سے کوئی تزلزل نہیں آیا۔ کیونکہ ظل اپنے اصل سے علیحدہ نہیں ہوتا۔“

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۸، مندرجہ خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۱۲ از مرزا قادیانی)

☆......

”محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں اور آگے سے بڑھ کر ہیں اپنی شان میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل غلام احمد کو دیکھے قادیان میں“

(اخبار بدر قادیان ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶ء)

☆......

”ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلام احمد ہے“

(دافع البلاء صفحہ ۲۰ مندرجہ خزائن جلد ۱۸، صفحہ ۲۴۰ از مرزا قادیانی)

☆...... ”جو شخص قرآن شریف پر ایمان لاتا ہے۔ اس کو چاہیے کہ وہ ابو ہریرہؓ کے قول کو ردی متاع کی طرح پھینک دے۔“ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۳۱۰، مندرجہ خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۴۱۰ از مرزا قادیانی)

☆...... ”حضرت فاطمہؓ نے کشفی حالت میں اپنی ران پر میرا سر رکھا اور مجھے دکھایا کہ میں ان میں سے ہوں۔“ (ایک غلطی کا ازالہ (حاشیہ) صفحہ ۹، مندرجہ خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۱۳ از مرزا قادیانی)

☆...... ”پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑو اب نئی خلافت کو لو۔ ایک زندہ علی تم میں موجود ہے۔ اس کو چھوڑتے ہو اور مردہ علی کی تلاش کرتے ہو۔“ (ملفوظات جلد اول صفحہ ۴۰۰ از مرزا قادیانی)

☆...... ”قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات، صفحہ ۵۲۸ طبع چہارم از مرزا قادیانی)

☆...... ’’میری ان کتابوں کو ہر مسلمان محبت کی نظر سے دیکھتا ہے اور اس کے معارف سے فائدہ اٹھاتا ہے اور میری دعوت کی تصدیق کرتا ہے اور اسے قبول کرتا ہے۔ مگر رنڈیوں (بدکار عورتوں) کی اولاد نے میری تصدیق نہیں کی۔‘‘

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۴۷،۵۴۸ مندرجہ خزائن جلد ۵ صفحہ ۵۴۷،۵۴۸ از مرزا قادیانی)

☆...... ’’دشمن ہمارے بیابانوں کے خنزیر ہوگئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئی ہیں۔‘‘

(نجم الہدیٰ صفحہ ۵۳ مندرجہ خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۵۳ از مرزا قادیانی)

نوٹ: مندرجہ بالا تمام اقتباسات و حوالہ جات کتابچہ دعوت غور و فکر۔ قادیانیت ایک خطرناک تحریک، سلسلہ نمبر ۱، مطبوعہ مرکز سراجیہ گلبرگ لاہور سے لئے گئے۔

اللہ رب العزت کے فضل و کرم اور سیدی و مرشدی حضرت اقدس خواجہ خان محمد نور اللہ مرقدہ کے فیضان نظر سے یہ تو ممکن ہی نہیں تھا کہ ایک قادیانی سے جانتے ہوئے بھی کاروباری تعلق رکھا جائے۔ مگر کیا کیجئے نفس اور شیطان کا کہ یہ اپنا کام پورا کرنے کی ہر ممکن کوشش کرتے ہیں۔ انسان کو اندیشہ ہائے سودوزیاں میں مبتلا کرکے صراط مستقیم سے تباہی کے اندھے گڑھے تک پہنچانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتے۔ مجھ جیسے عام اور دین کے علم سے نابلد مسلمان کے دماغ میں ایسی صورت حال میں چند سوالات اور وسوسوں کا آنا فطری ہے مثلاً:

☆...... متبادل برانڈ نہ ہونے یا اس کا معیار ٹھیک نہ ہونے کی وجہ سے قادیانی سے مال نہ خریدنے میں کاروباری نقصان کا اندیشہ ہے۔

☆...... قادیانی سے بلاواسطہ (directly) مال خریدنے کی بجائے بھی مال مارکیٹ کے دوسرے تاجروں سے خرید لیتے ہیں جن کو مذکورہ قادیانی نے مال فروخت کیا ہے۔

☆...... جب دوسرے غیر مسلموں سے مال خریدا جاسکتا ہے تو قادیانیوں سے کیوں نہیں یعنی اگر کوکا کولا پی جاسکتی ہے تو قادیانیوں کی شیزان کیوں نہیں؟

☆...... مرزائیوں سے کاروباری تعلق رکھتے ہوئے انہیں سمجھانے کی کوشش کرنے میں کیا حرج ہے؟

یہ اللہ کریم کا خاص فضل و کرم ہے اپنے بندوں پر کہ وہ انکو نفس اور شیطان لعین کے حربوں سے بچا کر نہ صرف سیدھی راہ دکھاتا ہے بلکہ انہیں اس پر چلنے اور اس پر مداومت کی توفیق بھی عطا کرتا ہے۔ تھوڑی سی عقل اور معمولی سی دینی سمجھ بوجھ رکھنے اور دین سے محبت کرنے والے عام مسلمان کو غیر معمولی سوچ بچار کئے بغیر ہی مندرجہ بالا وسوسوں اور سوالوں کے جوابات کچھ یوں ملنا شروع ہوجاتے ہیں:

☆...... مرزائی سے مال کی خریداری میں اگرچہ کاروباری منافع ہے مگر یہ امر حب نبوی ﷺ کے نہ صرف

سراسر منافی ہے بلکہ شان رسالت ﷺ میں گستاخی کرنے والوں اور ناموس رسالت ﷺ کو ذق پہنچانے والوں کو مضبوط کرتا ہے۔

☆...... بلاواسطہ (directly) مرزائی سے خریداری کی بجائے مارکیٹ سے اسی کا مال بالواسطہ (indirectly) خریدنے میں بھی یہی امر مانع ہے کیونکہ رقم کا آخری وصول کنندہ تو وہی مرزائی ہی رہا بلاواسطہ نہ سہی بالواسطہ ہی سہی۔

☆...... قادیانیوں کے برعکس دوسرے غیر مسلم اپنے مذہب پر اسلام یا کسی اور مذہب کا لبادہ چڑھا کر دھوکہ دہی کے مرتکب نہیں ہورہے۔ اس کو مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید ؒ کی زبان میں یوں بھی سمجھا جاسکتا ہے کہ ایک شخص شراب کو شراب کہہ کر بیچتا ہے جبکہ ایک اور شخص شراب کی بوتل پر آب زم زم کا لیبل لگا کر بیچتا ہے۔ یہ دوسرا شخص پہلے کی نسبت زیادہ قابل گرفت اور بڑا مجرم ہے کیونکہ برائی کے ساتھ ساتھ دھوکہ دہی کا بھی مرتکب ہورہا ہے۔ اسی لئے شیزان اور دیگر قادیانی مصنوعات سے منع کیا جاتا ہے کیونکہ قادیانی اسلام کا لبادہ اوڑھ کر نہ صرف مسلمانوں بلکہ پوری دنیا سے دھوکہ دہی کررہے ہیں۔

☆...... قادیانیوں سے بھرپور کاروباری تعلق رکھتے ہوئے انہیں راہ راست پر لانے کی کوشش کرنا ایک اچھا خیال ہے لیکن کیا کبھی آپ نے کسی ڈاکٹر کو دیکھا ہے کہ وہ کسی موذی بیماری کا علاج کرنے کے لئے اسے پھلنے پھولنے اور ناسور بننے کے بہترین مواقع فراہم کرتا ہو یا جنگلی جانوروں کو سدھانے والے کسی ایسے شخص کے بارے سنا ہو جو جنگلی جانور کو اس کی مطلوبہ خوراک اور ماحول فراہم کرکے اس سے امید کرتا ہو کہ وہ اپنی ڈھٹائی اور حیوانی ضد کو بھول بھال کے اُس کے اشاروں پہ چلنے لگے۔

آیئے! اب اصل قصے کی طرف چلتے ہیں۔ بات ہورہی تھی نفس اور شیطان کا اپنے مقاصد کے حصول میں کہنہ مشق ہونے کی۔ کسی بھی تاجر کے لئے انکا سب سے بڑا فتنہ مال میں کمی اور نقصان کا اندیشہ اور زیادہ منافع کا لالچ ہوتا ہے۔ واللہ علیم خبیر نے قرآن حکیم میں اپنے بندوں کو حکم فرمایا ہے کہ جس بات کا انہیں علم نہ ہوا سے علم والوں سے دریافت کریں۔ سو اسی فتنے کی بیخ کنی کے لئے اگلے دن ظہر کی نماز کے بعد قریبی جامعہ کے مفتی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا اور سارا معاملہ ان کے گوش گزار کیا۔ انہوں نے اطمینان سے میری بات سنی اور مجھے سورۃ توبہ کی آیت نمبر ۲۸ سنائی جس کا ترجمہ ہے:

''اے ایمان والو! مشرک لوگ (بوجہ عقائد خبیثہ) نرے ناپاک ہیں۔ سو یہ لوگ اس سال کے بعد مسجد حرام کے پاس نہ آنے پاویں اور اگر تم کو مفلسی کا اندیشہ ہو تو (خدا پر توکل رکھو) خدا تم کو اپنے فضل

سے اگر چاہے گا (ان کا) محتاج نہ رکھے گا۔ بیشک اللہ تعالیٰ خوب جاننے والا ہے، بڑا حکمت والا ہے۔“

مفتی صاحب کے مطابق جب مشرکین کا داخلہ حرم شریف کی حدود میں بند ہوا تو مسلمانوں کو معاشی مسئلہ پیش آیا۔ کیونکہ مکہ کی اپنی پیداوار نہیں تھی اور سب ضرورت کی اشیاء باہر سے آنے والے ساتھ لے کر آتے تھے۔ موسم حج میں اہل مکہ کے لئے سب ضروریات جمع ہو جاتی تھیں۔ اب مشرکین کا حرم پاک میں داخلہ ممنوع ہونے کے بعد یہ اشیائے ضروریہ کیسے میسر ہونگی۔ اسکا جواب قرآن پاک نے دے دیا کہ سب مخلوق کا نظام معاش اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور اگر وہ چاہیں تو مسلمانوں کو ان تمام کفار سے مستغنی فرما دیں۔ مفتی صاحب کی بات میری سمجھ میں آچکی تھی۔ میں ان کا شکریہ ادا کر کے واپس آگیا۔

اسباب سے نظر ہٹا کر اسباب کو پیدا کرنیوالے پر توکل کرنیوالے ایمان والوں کو اللہ رب العزت نے کس قدر عظیم تسلی سے نوازا ہے۔ دل و دماغ سے سارا بوجھ اتر چکا تھا۔ متبادل برانڈ کا آرڈر دے دیا۔ اللہ رحیم، خیر الرازقین کا فضل ہوا کہ تحفظ ختم نبوت کے حوالہ سے میری اس ادنیٰ سی کاوش کا مجھے ایسا ثمر ملا کہ میرا یقین پہلے سے بھی مضبوط تر ہو گیا۔ چھ ماہ میں مذکورہ آرٹیکل کی کوئی قابل ذکر شکایت موصول نہیں ہوئی، فروخت واضح طور پر بڑھ گئی اور اس کے ساتھ ساتھ جو سب سے بڑا کرم ہوا وہ یہ کہ وہ برانڈ جو مرزائی امپورٹر سے آتا تھا اب دوسرے قابل قبول ذریعہ سے آنا شروع ہو گیا۔

آخر میں ان تمام مسلمان بھائیوں بالخصوص تاجر حضرات سے میرا سوال ہے جو قادیانی مصنوعات خریدنا، بیچنا اور استعمال کرنا جائز سمجھتے ہیں کہ اللہ رب العزت، خیر الرازقین کی طرف سے مندرجہ بالا آیت میں دی گئی تسلی کیا ہمارے لئے کافی نہیں کہ ہم قادیانیت سے قطع تعلق کرتے ہوئے اُن کی مصنوعات کو خریدنا، بیچنا اور استعمال کرنا چھوڑ دیں؟ قادیانیوں کو معاشی اور معاشرتی لحاظ سے تنہا کرنا اصل میں انہیں دینِ حق کی طرف لانے کا پہلا اور سب سے ضروری اقدام ہے کیونکہ انہیں اس طرح اپنی دگرگوں صورت احوال کا ادراک کرنے اور اس کے اسباب جاننے کا موقع میسر آئے گا۔ مرزا قادیانی اور اس کے حواریوں کے بدبودار، گستاخانہ اور شیطنیت بھرے عقائد اور تعلیمات کو جان کر بہت سے بھٹکے ہوؤں کی اللہ کریم کے فضل سے دین حق کی طرف لوٹ آنے کی امید واثق ہے۔ ناموس رسالت ﷺ کے تحفظ کے لئے ہماری یہ ادنیٰ سی کاوش نہ صرف ہمارے لئے اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور سرور کونین ﷺ کی شفاعت کا باعث ہوگی بلکہ اللہ کریم کے فضل اور اس کاوش کے وسیلہ سے ہدایت پانے والوں کی وجہ سے ہم سعادت و ثواب دارین کے مستحق بھی ٹھہریں گے۔

اللہ کریم ہمیں اپنی ذات پر توکل کرنے اور شفیع المذنبین، رحمۃ للعالمین خاتم الانبیاء جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ناموس کی حفاظت کے لئے اخلاص کے ساتھ میدان عمل میں اترنے کی سعادت سے بہرہ مند فرمائیں۔ آمین!

ردقادیانیت کی کتب پر کوئی پابندی نہیں

ادارہ

نیشنل ایکشن پلان پر کاروائی شروع ہوئی تو بعض پولیس افسران نے جلدی میں ردقادیانیت کی کتابوں پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یا اس طرح کے اداروں کی شائع کردہ کتب پر اعتراض کیا۔ ان کا یہ اعتراض کم علمی، ناواقفیت اور قانون سے ناشناسی پر مبنی تھا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ’’متحدہ علماء بورڈ پنجاب‘‘ کو درخواست دی۔ متحدہ علماء بورڈ نے ۴ نومبر ۲۰۱۵ء کے اجلاس میں فیصلہ کیا کہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ یا ردقادیانیت پر کتابوں کے سلسلہ میں ایک ایک پر انفرادی طور پر چھان بین کے بعد متحدہ علماء بورڈ تجویز دے گا۔ اس کے بعد حکومت کاروائی کرے۔ ہر پولیس کا آدمی اٹھ کر ان کتب کے متعلق کوئی اقدام کرنے کا مجاز نہ ہوگا۔ اس رویہ کی حوصلہ شکنی ضروری ہے۔ چنانچہ اب ۳۱ مارچ ۲۰۱۶ء کو اس پر نوٹیفکیشن بھی پنجاب گورنمنٹ کے ہوم ڈیپارٹمنٹ نے کردیا ہے۔ ذیل میں اس کا عکس ملاحظہ کریں:

MOST IMMEDIATE/
BY FAX

No. SO(IS-III)6-15/2010 PIJ
GOVERNMENT OF THE PUNJAB
HOME DEPARTMENT

Lahore, the 31st March, 2016

To

Provincial Police Officer/IGP,
Punjab, Lahore

Subject: SUO MOTO PROCEEDING / ACTION BY LAW ENFORCEMENT AGENCIES.

I am directed to refer to the subject noted above and to state that Muttehida Ulema Board Punjab in its meeting held on 04.11.2015 has observed as under:

"درخواست پر غور و خوض کرتے ہوئے متفقہ طور پر فیصلہ کیا گیا کہ ردقادیانیت سے متعلقہ دفتر ہذا میں موصولہ کیسز پر انفرادی طور پر فیصلہ کیا جائے گا۔ تاہم اس امر کا نوٹس لیا کہ رد قادیانیت پر مشتمل لٹریچر پر قانون نافذ کرنے والے اداروں کا ازخود کاروائی کرنا جو قطعاً نامناسب اور غلط ہے اس رویہ کی ہر صورت حوصلہ شکنی کی جائے۔"

It is therefore, requested that recommendations of Muttehida Ulema Board be complied with in letter and spirit.

Encl: as above

SECTION OFFICER
(INTERNAL SECURITY-III)

CC:

- The Chairman, Muttehida Ulema Board, Punjab, Lahore.
- The Section Officer (IMB), Auqaf & Religious Affairs Department.
- PS to Home Secretary, Punjab.

سالانہ تجدیدی رجسٹریشن لیٹر ...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

ادارہ

IN THE OFFICE OF THE REGISTRAR JOINT STOCK COMPANIES MULTAN.

In the matter of MAJLIS-E-TAHFFUZ-E-KHATAM-E-NAUBAWAT PAKISTAN,HAZOORI BAGH MULTAN.

I hereby certify that the under noted document(s) has / have this day been duly filed, pursuant to the provision of the Societies Registration Act, 1860.

Memo of Fees Rs. 30/-(Rupees Thirty Only)

List of office bearer /members for the years, 2016.

NO. RM/41/1966-67/ 366 Dated: 4-4-2016

Forwarded for the Moulana Aziz-Ur-Rehaman Jalandhari,Nazim Majlis-E-Tahffuz-E-Khatam-E-Naubawat Pakistan, Hazoori Bagh Alia,Multan.

REGISTRAR
JOINT STOCK COMPANIES
MULTAN

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امراء حضرات

1	مخدومنا المکرم حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب دامت برکاتہم امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان
2	مخدومنا المکرم حضرت حافظ پیر ناصرالدین خاکوانی صاحب دامت برکاتہم نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان
3	مخدومنا المکرم حضرت اقدس صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد صاحب دامت برکاتہم نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

اسماء گرامی مجلس منتظمہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

1	حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری صاحب مدظلہ ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان
2	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب مدظلہ ناظم مالیات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان
3	حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی صاحب مدظلہ ناظم تبلیغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان
4	حضرت مولانا ثانی عزیز الرحمٰن صاحب مدظلہ ناظم نشر و اشاعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان
5	حضرت مولانا حافظ محمد انس صاحب مدظلہ ناظم مرکزی دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

اسماء گرامی اراکین مرکزی مجلس شوریٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

1	حضرت اقدس مولانا صاحبزادہ خواجہ خلیل احمد صاحب مدظلہ	میانوالی
2	حضرت اقدس صاحبزادہ سید محمد سلمان بنوری صاحب مدظلہ	کراچی
3	حضرت اقدس مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی صاحب مدظلہ	پشاور
4	حضرت اقدس مولانا سمیع اللہ جان فاروقی صاحب مدظلہ	پنجہ غلام خیبر پختونخواہ
5	حضرت اقدس مولانا عبدالرؤف صاحب مدظلہ	اسلام آباد
6	حضرت اقدس مولانا مفتی خالد محمود صاحب مدظلہ	کراچی
7	حضرت اقدس مولانا مفتی محمد حسن صاحب مدظلہ	لاہور
8	حضرت اقدس مولانا محمد یٰسین صاحب مدظلہ	فیصل آباد
9	حضرت اقدس مولانا انوار الحق صاحب مدظلہ	کوئٹہ
10	حضرت اقدس مولانا عبدالواحد صاحب مدظلہ	کوئٹہ
11	حضرت اقدس مولانا قاضی محمد ابراہیم صاحب مدظلہ	اٹک
12	حضرت اقدس مولانا عبید الرحمٰن انور صاحب مدظلہ	تلہ گنگ
13	مخدوم مکرم حاجی فیض احمد صاحب مدظلہ	ٹوبہ ٹیک سنگھ
14	مخدوم مکرم حاجی سیف الرحمٰن صاحب مدظلہ	بہاولپور
15	مخدوم مکرم حافظ نذیر احمد صاحب مدظلہ	گوجرانوالہ
16	مخدوم مکرم میاں خان محمد صاحب مدظلہ	خانیوال
17	حضرت اقدس مولانا احمد میاں حمادی صاحب مدظلہ	ٹنڈو آدم
18	حضرت اقدس مولانا حفیظ الرحمٰن صاحب مدظلہ	ٹنڈو آدم
19	حضرت اقدس مولانا حافظ محمد اکرم طوفانی صاحب مدظلہ	سرگودھا
20	مخدوم مکرم حافظ محمد یوسف عثمانی صاحب مدظلہ	گوجرانوالہ

قائد آباد میں چوک ختم نبوت کا افتتاح

ادارہ

قارئین لولاک کے لئے یہ امر خوشی وانبساط کا باعث ہوگا کہ لولاک کے ان صفحات پر اسلامیان وطن سے اپیل کی گئی کہ وہ اپنے اپنے شہر میں ’’چوکوں‘‘ کا نام ’’ختم نبوت چوک‘‘ کے نام سے رکھوانے کی جدوجہد کریں۔ اب تک آمدہ اطلاعات کے مطابق ایک محتاط اندازہ کے مطابق ملک میں بیسوں چوکوں کا نام ختم نبوت کے نام پر رکھ دیا گیا ہے۔

امید ہے کہ بلدیاتی اداروں کو اختیارات ملتے ہی یہ مہم اور ذوق وشوق سے شروع ہوجائے گی۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائیں۔ آمین اذیل میں ایک سرکاری نوٹیفیکیشن کا عکس ملاحظہ ہو:

No. 1087/- /DOC/HCG

OFFICE OF THE
ADMINISTRATOR
ZILA COUNCIL
KHUSHAB

Dated 05 /04/2016

NOTIFICATION

In exercise of powers conferred upon me under Punjab Local Govt Ordinance 2001, I, ***ZIA-UR-REHMAN, ADMINISTRATOR ZILA COUNCIL KHUSHAB*** do hereby change name of "Noorpur Chowk Quaidabad" as "***KHATAM-E-NABUWAT CHOWK QUAIDABAD***" with immediate effect. All concerned are hereby directed to make necessary amendment in their record and in future read, write and call it with its new name.

Administrator
Zila Council
Khushab

No. & Date Even

A copy is forwarded for information to the: -

1. Additional District Collector / Administrator TMA Khushab
2. Assistant Commissioner, Quaidabad
3. All Executive District Officers / Heads of Federal, Provincial and District Government Departments in district Khushab.
4. District Information Officer, Khushab for publicity.
5. Superintendent of Govt. Printing Press, Lahore for publication in the Extra Ordinary Official Gazette

Administrator
Zila Council
Khushab

رپورٹ یک سالہ تخصص فی علوم ختم نبوت کورس

ادارہ

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جاری وساری یک سالہ تخصص فی علوم ختم نبوت کورس کی دوسری کلاس کا دورانیہ تعلیم مورخہ ۲۷ را پریل ۲۰۱۶ء بروز بدھ مکمل ہوا۔ سارا سال انتہائی نظم وضبط اور اعلیٰ ترین ڈسپلن کے ساتھ نظام تعلیم جاری رہا۔ جس میں فضلاء کرام کو اصول تفسیر، اصول حدیث، اصول فقہ، خطابت، مناظرہ اور مسئلہ ختم نبوت سمیت بیشار عنوانات پر بھرپور تیاری کروائی گئی۔ اور یہ تخصص اپنی انفرادی خصوصیات کے باعث ملک بھر میں ہونے والے تخصصات سے ایک انفرادی شان رکھتا ہے۔ سال کے آخر میں طلباء کرام تفویض کردہ عنوانات پر اپنے مقالہ جات بھی لکھتے ہیں۔ جو کہ جماعت کی لائبریری اور مسؤل شعبہ تخصص کے پاس محفوظ ہوتے ہیں۔ مزید برآں اس سال جو دو نئی خوشخبریاں اس تخصص کی محنت کے حوالے سے سامنے آئی ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں:

۱...... مولانا محمد رضوان عزیز مسؤل شعبہ تخصص کی نگرانی میں عادل خورشید اور سرمد شہباز نامی دو طلباء کرام نے مکتبہ ختم نبوت کا سوفٹ ویئر ڈیزائن کیا اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی تمام تر تالیفات کو سرچ ایبل ڈیجیٹل لائبریری بنادیا۔ عنقریب اکابرین جماعت کی مشاورت سے افادہ عام کے لئے اس سوفٹ ویئر کو عام کردیا جائے گا۔

۲...... ختم نبوت شارٹ کورسز کے لئے تخصص کے ایک طالب علم مختیار احمد نے مولانا محمد رضوان عزیز کی رہنمائی سے ملٹی میڈیا پروجیکٹر کورس ترتیب دیا اور باضابطہ اس کا عملی مظاہرہ بھی کیا اور ہمارے مخدوم مکرم مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی، بھائی عبدالرحمٰن آف چارسدہ کی بھرپور معاونت سے خیبر پختونخواہ کے مختلف اضلاع چارسدہ، شبقدر، درگئی شیر پاؤ خوان والی اور جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک میں ہزاروں علماء، طلباء اور عوام الناس کو اس پروجیکٹر کے ذریعے مسئلہ ختم نبوت بحوالہ سمجھایا اور اسلام آباد میں بھی باقاعدہ اس پروجیکٹر کی مدد سے جدید طرز پر مسئلہ ختم نبوت پڑھایا گیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے شرکاء تخصص اور مسؤل شعبہ تخصص کی جانب سے یہ ایک خوش آئندہ اقدام ہے۔ امید ہے اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت سے نوازیں گے۔

اس سال طلباء تخصص کی طرف سے لکھے جانے والے مقالہ جات کی فہرست بھی قارئین کی خدمت میں پیش ہے۔ مختلف مدارس، جامعات اور ملک بھر کے طول وعرض سے تخصص میں شرکت کرنے والے علماء کرام کے اسماء گرامی حسب ذیل ہیں:

نمبر شمار	عنوانات	اسماء گرامی
1	گوہر شاہی دھرم	مولانا محمود احمد
2	مرزائیت کی تحریفات قرآن وحدیث	مولانا محمد مزمل
3	جاوید احمد غامدی کی مرزائیت نوازی	مولانا احتشام سلطان
4	الہدیٰ انٹرنیشنل کے اغراض ومقاصد	مولانا عبدالحسیب
5	مرزائیت کی مکروہ چالیں	مولانا سلیمان حیدر
6	تصوف اور مرزائیت	مولانا حبیب اللہ حسن
7	کتب ختم نبوت کی اجمالی فہرست	مولانا وقار اختر
8	جماعت المسلمین اسلام کی عدالت میں	مولانا خان محمد
9	اسلام اور مرزائیت کا تقابلی جائزہ (من النور الیٰ الظلمٰت)	مولانا محمد اشرف
10	پنجابی نبی کے رنگین کارنامے	مولانا محمد یونس
11	عصمت انبیاء علیہم السلام اور مرزائی ہرزہ سرائی	مولانا گل اسلام حقانی
12	تنظیم فکر ولی اللہی اور پس پردہ حقائق	مولانا شفیق احمد اعوان
13	ضعیف اور موضوع احادیث سے مستدلات مرزائیہ	مولانا محمد ایوب
14	مرزا قادیانی اور قادیانیت انسانیت کی عدالت میں	مولانا محمد فواد حقانی
15	عیسائیت کیا ہے	مولانا سجاد الرحمٰن
16	مختصر رد مرزائیت کورس	مولانا مختیار احمد
17	الاجوبۃ الحنیفیہ فی رد الشبہات المرزائیہ	مولانا عادل رشید
18	مرزائی نبوت کے کارنامے	مولانا انوار احمد

تبصرہ کتب

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے ...... ادارہ

درر فرائد ترجمہ وشرح جمع الفوائد:

گیارھویں صدی کے محدث علامہ محمد بن محمد بن سلیمان دوانی ؒ نے چودہ کتب احادیث سے انتخاب کر کے جمع الفوائد کے نام پر صد احادیث شریف کا ایک مجموعہ تیار کرایا۔ حضرت مولانا عاشق الٰہی میرٹھی ؒ نے درر فرائد کے نام پر جمع الفوائد کی شرح اور ترجمہ کر دیا۔ اب القاسم اکیڈمی خالق آباد نوشہرہ نے درر فرائد کے ایک منتخب حصہ کو علیحدہ شائع کر دیا ہے۔ اس میں قرب قیامت کے علامات، قیامت کے اشراط، امام مہدی کا ظہور، سیدنا مسیح کا نزول اور دجال ملعون کے خروج، صور اسرافیل، جنت و دوزخ، حوض کوثر پر مشتمل احادیث کا متن ترجمہ وتشریح لائق مطالعہ ہے۔ موجودہ حالات میں اس کتاب کی اشاعت سے وقت کے تقاضہ کو پورا کرنے کا فریضہ انجام دیا گیا ہے۔

پرویز اور قرآن، المسمی احتساب پرویزیت:

یہ کتاب جو آٹھ سو سولہ صفحات پر مشتمل ہے۔ یادگار اسلاف حضرت مولانا مفتی مدرار اللہ نقشبندی کی مرتب کردہ ہے۔ جس کی ترتیب نو اور اضافہ جات کا کام آپ کے صاحبزادہ حضرت مولانا اکرام اللہ شاہد نے سرانجام دیا ہے۔ اب یہ کتاب اس عنوان پر جامع علمی دستاویز اور انسائیکلو پیڈیا ہے۔ مدرار العلوم بنوں نے اسے شائع کیا ہے۔ کتابت وطباعت، کاغذ اور جلد اعلیٰ ذوق کا مظہر ہے۔ اہل علم واہل فتاویٰ کے لئے انتہائی اہمیت کی حامل کتاب ہے۔ جو ہر لائبریری کی بھی ضرورت ہے۔ پرویزی فتنہ کو سمجھنے کے لئے تمام مباحث پر علمی اور معلوماتی خزانہ یکجا کر دیا گیا ہے۔

خطبات راشدی جلد دوم: مرتب: مولانا قاری جمیل الرحمٰن اختر: صفحات: ۳۷۵: قیمت: درج نہیں: ملنے کا پتہ: الشریعہ اکیڈمی کنگنی والا گوجرانوالہ!

حضرت مولانا زاہد الراشدی نامور نظریاتی خطیب ہیں۔ لکھنے اور بولنے کا قدرت نے آپ کو رمز شناس بنایا ہے۔ سنجیدہ با مقصد اور معلوماتی خطباء کی فہرست میں آپ سرفہرست ہیں۔ آپ کی حالات پر نظر ہوتی ہے۔ آپ کی گفتگو معلومات کا خزانہ ہوتی ہے۔ پہلے آپ کے خطبات کی پہلی جلد شائع ہوئی جس کے کئی ایڈیشن شائع ہوئے۔ اب دوسری جلد منظر عام پر آئی ہے۔ اس میں آپ کے چالیس مختلف عنوانات پر خطبات ہیں جو یقیناً پڑھے لکھے دوستوں کے لئے گرانقدر تحفہ ہے۔

جماعتی سرگرمیاں

ادارہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین کا سہ ماہی اجلاس

ہر تین ماہ کے بعد مجلس کے مبلغین کا اجلاس ملتان مرکز میں منعقد ہوتا ہے۔ جس میں شعبہ تبلیغ سے منسلک تمام علماء کرام شرکت فرماتے ہیں۔ اجلاس میں گذشتہ سہ ماہی کارکردگی کا جائزہ اور آنے والی سہ ماہی کے پروگرام تشکیل دیئے جاتے ہیں۔ چنانچہ مبلغین کا اجلاس ۱۴؍اپریل بروز جمعرات مولانا غلام مصطفیٰ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن جالندھری، ناظم مالیات مولانا اللہ وسایا، مولانا قاضی احسان احمد کراچی، مولانا محمد علی صدیقی میرپور خاص، مولانا مختار احمد تھرپارکر، مولانا محمد حسین ناصر سکھر، مولانا مفتی محمد راشد مدنی رحیم یار خان۔ مولانا محمد اسحاق ساقی بہاول پور، مولانا محمد قاسم رحمانی بہاولنگر، مولانا محمد وسیم اسلم ملتان، مولانا قاضی عبدالخالق مظفر گڑھ، مولانا محمد اقبال ڈی جی خان، مولانا عبدالستار گورمانی خانیوال، مولانا عبدالحکیم نعمانی چیچہ وطنی، مولانا غلام حسین جھنگ، مولانا عبدالرزاق اوکاڑہ، مولانا عزیز الرحمن ثانی لاہور، مولانا فقیر اللہ اختر سیالکوٹ، مولانا محمد عارف شامی گجرانوالہ، مولانا محمد امجد سرگودھا، مولانا محمد نعیم خوشاب، مولانا محمد قاسم سیوطی منڈی بہاؤالدین، مولانا محمد طیب اسلام آباد، مولانا محمد عابد کمال خیبر پختون خواہ، مولانا محمد یونس کوئٹہ اور دیگر کئی ایک حضرات نے شرکت فرمائی۔

مرحومین کے لئے ایصال ثواب کیا گیا جس میں شیخ الحدیث مولانا محمد صدیق ؒ ملتان، مولانا عبیداللہ اشرفی المفتی ؒ لاہور، قاری محمد انور شیداد پور، میاں رشید احمد کنری، پروفیسر عطاء اللہ اعوان بہاول پور، مولانا اللہ بخش انور بہاول پور، جناب محمد شفیع ہاشمی، حافظ محمد صدیق رحیم یار خان، محمد طاہر انجم فیصل آباد، قاری عبدالحمید قصور، حافظ علی محمد صدیقی، محمد طارق برادر عزیز الرحمن رحمانی، حافظ فیاض احمد کوٹ سلطان لیہ، مولانا غلام رسول ٹوبہ، شیخ محمد مجاہد، قاری عبدالرحمن بہاول پور، حاجی عبدالرشید منڈی بہاؤالدین، محمد اسلم برادر مولانا محمد قاسم رحمانی سمیت پچھلی سہ ماہی میں وفات پا جانے والے، سانحہ گلشن پارک لاہور میں شہید ہونے والے اور دیگر دہشت گردی کی نذر ہونے والے شہداء کی مغفرت، رفع درجات اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی گئی۔

اجلاس میں گذشتہ کارکردگی کا جائزہ لیا گیا۔ ممبر سازی کی رفتار کو خوش آئند قرار دیتے ہوئے تمام مبلغین کو ہدایت کی گئی کہ عیدالفطر سے پہلے پہلے تمام علاقوں میں جماعتوں کی تشکیل اور مجلس عمومی کے لئے

اراکین کا انتخاب مکمل کیا جائے۔ رفقاء نے رپورٹ پیش کی کہ مجلس کی اپیل پر اور مبلغین کی مساعی جمیلہ سے درج ذیل بعض مقامات پر چوکوں کا نام ختم نبوت چوک رکھا گیا اور نوٹیفکیشن بھی جاری ہو چکے ہیں اور بعض مقامات پر سرکاری اصول وضوابط کے طریقہ کار سے گزارا جا رہا ہے۔ تفصیل درج ذیل ہے۔ بہاولنگر میں جنرل بس اسٹینڈ چوک، قصور میں کچہری چوک، لاہور سبزہ زار سکیم میں لیاقت چوک کے قریب چوک، مردان میں پاکستان چوک، چارسدہ میں شبقدر چوک، نوشہرہ میں شیخ گمی مل کے قریب چوک، سرائے نورنگ میں مین چوک، میرپور ہزارہ میں شیرانوالہ گیٹ کے قریب چوک، قائد آباد میں نور پور تھل موڑ، کہروڑپکا میں سنہری مسجد والا چوک، علی پور میں تھیم والا چوک، لیہ میں ٹیلی اڈس چوک۔

اجلاس میں ختم نبوت کورس چناب نگر میں پہلا ہفتہ مولانا مفتی راشد مدنی، دوسرا ہفتہ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی پڑھائیں گے۔ آخری ہفتہ میں مولانا محمد قاسم رحمانی، مولانا فقیر اللہ اختر اور مولانا قاضی احسان احمد تشریف لائیں گے۔ انتظامات کے سلسلہ میں مولانا محمد اسحاق ساقی، مولانا محمد اقبال ڈیرہ غازی خان، مولانا محمد وسیم اسلم ملتان اور تین روز کے لئے مولانا عبدالرشید سیال اور مولانا محمد قاسم سیوطی چناب نگر تشریف لائیں گے۔ کورس کے پورے دورانیہ میں مولانا اللہ وسایا، مولانا عزیز الرحمن ثانی اور مولانا غلام مصطفیٰ چناب نگر میں ہی موجود رہیں گے۔ اختتامی تقریب ۲۶ر شعبان المعظم جمعہ کے روز قبل از جمعہ ہوگی۔ نائب امیر مرکزیہ حضرت حافظ ناصر الدین خاکوانی مدظلہ خصوصی شرکت فرمائیں گے۔

احتساب قادیانیت ساٹھ جلدیں مکمل ہونے کے بعد محاسبہ قادیانیت کا آغاز ہو چکا ہے۔ مبلغین کو ہدایت کی گئی کہ وہ احتساب کے خریداروں سے رابطہ فرماکر محاسبہ قادیانیت بھی ان تک پہنچائیں۔ بیرون ملک مختلف زبانوں میں لٹریچر تیار کرنے اور طباعت کی ڈیوٹی اور دیگر مراحل مولانا قاضی احسان احمد کراچی کے سپرد کئے گئے۔ بعد از اجلاس حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری مدظلہ کی قیادت میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا مفتی راشد مدنی اور مولانا قاضی احسان احمد پر مشتمل ایک وفد نے مرکزی نائب امیر حضرت حافظ ناصر الدین خاکوانی مدظلہ سے ملاقات کی۔ مجلس کے مبلغین کے اجلاس میں ہونے والے فیصلوں سے آگاہ کیا۔ حضرت نے فیصلوں پر تحسین فرماتے ہوئے عملی جامہ پہنانے کی دعا فرمائی۔ اگلے روز مجلس کے مبلغین نے ملتان شہر کی مختلف مساجد میں جمعۃ المبارک کے اجتماعات سے خطابات فرمائے اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے مسلمانوں کو اپنی اپنی ذمہ داریوں کا احساس دلایا۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس شبقدر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل شبقدر کے زیر اہتمام ختم نبوت کانفرنس بتاریخ ۱۰ر اپریل ۲۰۱۶ء بروز اتوار، بمقام گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول سبحان خوڑ شبقدر منعقد ہوئی۔ کانفرنس صبح ۸ر بجے سے شام

۶ ربجے تک جاری رہی۔ صدارت حضرت مولانا میاں ایاز احمد حقانی نے فرمائی۔ جبکہ نظامت کے فرائض مولانا عبدالمعبود حقانی نے انجام دیئے۔ کانفرنس کا آغاز حافظ حسین احمد ایاز، مولانا قاری مہربان شاہ اور مولانا قاری نصیراللہ ندیم کی تلاوت سے ہوا۔ پہلی نشست میں مولانا اللہ وسایا مہمان خصوصی تھے۔ مولانا نے عقیدۂ ختم نبوت پر تفصیلی جامع اور موثر بیان فرمایا۔ آپ کے علاوہ مولانا عزیزالرحمن ہزاروی، مولانا مفتی عبداللہ شاہ اور حاجی سید رحیم شاہ باچا نے ختم نبوت کے موضوع پر بیانات کیے۔ جبکہ مولانا مفتی طاہراللہ درویش نے قراردادیں پیش کیں۔ نماز ظہر کے بعد دوسری نشست شروع ہوئی۔ قاری فضل امین شاہ، حافظ عبدالسلام عارف، حافظ سعداللہ جان، قاری نادر شاہ اور فضل غفار نے وقفے وقفے سے نعت خوانی کی۔ دوسری نشست میں مولانا قاضی احسان احمد، مولانا الیاس گھمن، مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی، مولانا حسین احمد صدیقی اور مجلس کے ضلعی امیر مولانا حزب اللہ جان نے خطبات ارشاد فرمائے۔ مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی کی دعا سے کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔

حضرت مولانا عزیزالرحمن جالندھری مدظلہ کا لیہ میں خطاب

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ، یادگاراسلاف مولانا عزیزالرحمن جالندھری دامت برکاتہم مورخہ ۲۲ راپریل کو لیہ تشریف لائے۔ آپ نے جمعۃ المبارک کا خطبہ جامع مسجد ہاؤسنگ کالونی میں ارشاد فرمایا۔ بعدازاں لیہ کے علماء کرام مولانا محمد حسین، مولانا عبدالرحمن جامی، قاری محمد اسلم نیازی، قاری عبدالشکور گرواں نے حضرت ناظم اعلیٰ صاحب سے ملاقات کی اور جماعتی معاملات میں مشاورت کی۔ حضرت والا جامعہ اشرف المدارس میں تشریف لے گئے اور دعا فرمائی۔ زیرتعمیر جامع مسجد ختم نبوت گولڈن سٹی میں بھی تشریف لے گئے اور مسجد کی تعمیر وتوسیع کے لئے دعا فرمائی۔ بعد نماز مغرب جامعہ دارالہدیٰ چوک اعظم میں تشریف لے گئے اور حفاظ وقراء کی دستاربندی کرائی۔

ختم نبوت کانفرنس ٹاؤن ٹو پشاور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹاؤن ٹو پشاور کے زیرانتظام دوسری سالانہ ختم نبوت کانفرنس بتاریخ ۳ راپریل ۲۰۱۶ء بروز اتوار بعداز نماز ظہر چہل غازی بابا گراؤنڈ ورسک روڈ میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی سرپرستی تلمیذ رشید شیخ الاسلام حضرت مدنی ؒ برکۃ العصر شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد مطیع الانوار نے کی۔ نقابت کے فرائض مولانا قاری محمد اسحاق نے انجام دیئے۔ کانفرنس کا آغاز قاری عبیدالرحمن کی تلاوت سے ہوا۔ نعت رسول ﷺ کی سعادت قاری فضل امین آف چارسدہ نے حاصل کی۔ کانفرنس کے مہمان خصوصی مولانا حافظ محمد اکرم طوفانی تھے۔ مولانا اکرم طوفانی نے مختصر وقت میں عقیدہ ختم نبوت اور کردار مرزا پر جامع

بیان فرمایا۔ جن دوسرے علماء نے اس موقع پر بیانات کئے ان میں مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی، مولانا قاری اکرام الحق، پیر حزب اللہ جان شامل ہیں۔ اس دوران سٹیج پر مفتی ازہد اللہ، مولانا عابد کمال صوبائی مبلغ، پیر سید سجاد سبحان، حاجی فرید اللہ خان، انجینئر فرید اللہ ٹاؤن ممبر، چاچا عنایت اور دیگر علماء موجود تھے۔ خراب موسم اور بارش کے باوجود ہزاروں کی تعداد میں عاشقان مصطفیٰ اور ختم نبوت کے پروانوں نے شرکت کی۔ یہ عظیم الشان کانفرنس مفتی ازہد اللہ صاحب کی دعا سے اختتام پذیر ہوئی۔

حضرت مولانا اللہ وسایا کا رحیم یارخان بار سے خطاب

معزز ججز اور وکلاء حضرات کالے کوٹ پہنے عدالت کے ہال میں منتظر تھے اور صدر بار مجاہد ختم نبوت سلیم اللہ خان جتوئی اور جنرل سیکرٹری سید فہد صہیب بار سے باہر پھولوں کے ہار لئے کھڑے تھے اور منتظر تھے مولانا اللہ وسایا کے۔ صدر بار جتوئی صاحب مولانا اللہ وسایا کو لے کر اندر چلے تو سبھی نے استقبال کیا۔ خطاب شروع کرنے سے قبل صدر بار جتوئی صاحب نے مقدمہ بہاولپور کا والہانہ تذکرہ کیا۔ جسٹس اکبر کی جرأت و بہادری کا ذکر خیر کرتے ہوئے بتلایا کہ ان کی یاد میں سیمینار ہوچکا ہے رحیم یارخان بار میں۔ اور بار کی لائبریری کا نام بھی انہی کے نام سے اکبر لائبریری معنون کروانے میں صدر بار سلیم اللہ جتوئی کا اعلیٰ کردار ہے۔ بعد ازاں ججز اور وکلاء کی بڑی تعداد کی موجودگی میں مولانا اللہ وسایا نے عقیدہ ختم نبوت پر عقلی، نقلی دلائل کے انبار لگانا شروع کئے۔ اس موقع پر مولانا راشد مدنی اور قاضی احسان احمد بھی موجود تھے۔ فخر السادات سید فہد نے سعید ایڈووکیٹ سے مل کر پروگرام کو کامیاب بنانے میں دن رات محنت کی۔ آخر میں صدر بار جتوئی صاحب نے تمام معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ ہم آئندہ بھی ختم نبوت کے ان حضرات کے منتظر ہیں کہ ہمیں خدمت کا موقع دیں۔ بعد ازاں تمام شرکاء کی ضیافت کی گئی۔

ختم نبوت کانفرنس خانپور

گرین ٹاؤن خانپور شہر کی نئی آبادی کا حصہ ہے۔ جہاں تیزی سے قادیانی آباد ہو رہے ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا یہ تاریخ ساز کارنامہ ہے کہ پوری دنیا کے چپے چپے پر جہاں بھی قادیانی پائے گئے وہیں مبلغین ختم نبوت پہنچے۔ جہاں ان قادیانیوں کو دعوت اسلام دی وہیں سادہ لوح مسلمانوں کا ایمان بھی بچایا۔ اسی سلسلہ کی ایک کڑی ختم نبوت کانفرنس گرین ٹاؤن خانپور تھی۔ جسے حضرت میاں مسعود احمد دین پوری مدظلہ کی زیر سرپرستی و نگرانی منعقد کیا گیا۔ کانفرنس کی میزبانی کا شرف مرکزی جامع عبداللہ بن مسعود کے مہتمم مولانا حماد اللہ درخواستی کو حاصل ہوا۔ عصر کی نماز پر حضرت میاں مسعود احمد دین پوری تشریف لے آئے جو کہ اکثر اپنی مجالس میں فرماتے ہیں کہ میری جماعت تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ہی ہے۔ جب بھی مجلس کے اکابر

آئیں حضرت میاں صاحب مدظلہ کی خوشی دیدنی ہوتی ہے۔ کانفرنس میں عصر کے وقت ہی خطاب فرمایا۔ اکابر کے واقعات سے سامعین کے ایمانوں کو گرمایا۔ بعد از نماز مغرب مولانا راشد مدنی اور قاضی احسان احمد کا پرجوش اور ولولہ انگیز خطاب ہوا۔ بعد ازاں مولانا اللہ وسایا سٹیج پر تشریف لائے۔ مسجد بلا مبالغہ تنگی داماں کا نظارہ پیش کر رہی تھی۔ مولانا اللہ وسایا نے خطبہ پڑھا تو ایمان کی بہاریں امڈ آئیں۔ خطاب ہو رہا تھا اور تاریخ بھی رقم ہو رہی تھی۔ آخر میں مولانا حماد اللہ درخواستی نے بیان فرمایا۔ دعائے خیر ہوئی اور کانفرنس بخیر وخوبی انجام کو پہنچی۔

مولانا اللہ وسایا کا تاریخ ساز خطاب

عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس جامعہ تفسیریہ شمس العلوم رحیم یار خان منعقد ہوئی۔ کانفرنس میں ضلع بھر سے ختم نبوت کے پروانے پہنچے۔ دارالعلوم دیوبند سے بھی قدیم دینی درسگاہ جو ایک عظیم تاریخ رکھتی ہے جس جامع میں قطب الاقطاب خلیفہ غلام محمد دین پوری ؒ جیسی ہستیاں بھی علمی پیاس بجھاتی رہی ہوں۔ اس دینی درسگاہ کی بلندیاں آج بھی آب وتاب سے جاری وساری ہیں۔ دورۂ حدیث میں شامل اڑھائی صد سے زائد طلباء سمیت سینکڑوں کی تعداد میں علماء، طلبہ، تاجر، وکلاء ہر طبقہ تک کے محبین ختم نبوت مدرسہ شمس العلوم میں امیر شریعت کے تربیت یافتہ منجھے ہوئے خطیب اور مولانا لال حسین اختر ؒ اور مولانا محمد حیات ؒ کے تربیت یافتہ مناظر مولانا اللہ وسایا بیان فرمارہے تھے۔ مجمع جہاں ایمانی حرارت بڑھا رہا تھا وہیں معلومات کا ذخیرہ محفوظ کر رہا تھا۔ مولانا نے حکمرانوں کو مخاطب کر کے فرمایا: سنو حکمرانو! سب کچھ برداشت ہوسکتا ہے مگر محمد عربی ﷺ کی ناموس کے متعلق ایک حرف بھی برداشت نہیں ہوسکتا۔ کوششیں کرنے والے مٹ جائیں گے۔ 295/C آئین کو نہیں مٹنے دیں گے۔ ان کے علاوہ قاضی احسان احمد کراچی سے تشریف لائے۔ مولانا راشد مدنی اور جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی رہنما مولانا عبدالغفور حیدری بھی تشریف لائے اور حکمرانوں کو جھنجھوڑتے رہے۔

ختم نبوت سیمنار لطیف آباد حیدرآباد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام گزشتہ روز مہران آرٹس کونسل لطیف آباد نمبر ۲ میں تحفظ ختم نبوت سیمینار منعقد ہوا جس سے مولانا اللہ وسایا، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا توصیف احمد نے خطابات کئے۔ جبکہ صدارت مولانا عبدالسلام قریشی نے کی۔ سیمنار سے خطاب کرتے ہوئے مولانا اللہ وسایا نے کہا کہ حضور ﷺ کی ذات امت مسلمہ کو تمام رشتوں سے عزیز ہے۔ آپ ﷺ کی ختم نبوت اور ناموس کے تحفظ کے لئے مسلمان کسی بھی بڑی قربانی سے دریغ نہیں کرسکتا۔ مولانا قاضی احسان احمد نے کہا کہ مجاہدین ختم نبوت لوئر کورٹ سے سپریم کورٹ تک، بہاولپور کی عدالت سے ماریشش تک، پاکستان کی پارلیمنٹ سے لیکر

کیپ ٹاؤن اور گیمبیا تک ہر فورم پر اپنا کیس جیت چکے۔ جبکہ قادیانی ہار چکے ہیں۔ وہ دن دور نہیں جب قادیانیت حرف غلط کی طرح مٹ جائے گی۔ حیدرآباد کے مبلغ مولانا توصیف احمد نے کہا قادیانیت کے تعاقب کے لئے ہمیں اتحاد کا مظاہرہ کرنا ہوگا۔ سیمینار میں دینی وسیاسی جماعتوں کے قائدین، علماء، وکلاء، ڈاکٹر، پروفیسر، صحافی وتاجر برادری نے بھرپور شرکت کی۔

حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری کا جامعہ اسعد بن زرارہ ؓ میں خطاب

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری دامت برکاتہم مورخہ ۷ اپریل کو بہاولپور تشریف لائے۔ جہاں آپ نے مغرب کی نماز کے بعد جامعہ اسعد بن زرارہ ؓ میں ختم بخاری کی تقریب میں شرکت کی اور خطاب فرمایا۔ رات کا قیام دفتر ختم نبوت غلہ منڈی میں رہا۔ جہاں آپ کے ساتھ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی بھی تھے۔ صبح نماز کے بعد ملتان تشریف لے گئے۔

جامع مسجد یوسف بنوری سیالکوٹ میں درس قرآن

جامع مسجد یوسف بنوری ملحقہ دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سیالکوٹ میں مبلغ سیالکوٹ مولانا فقیر اللہ اختر نے عرصہ دو سال سے درس قرآن کی ترتیب بنا رکھی ہے جس میں مختلف علماء کرام عوام الناس کو عقیدہ ختم نبوت پر درس دیتے ہیں۔ ماہ رجب کے درس قرآن میں مولانا محمد عارف شامی مبلغ گوجرانوالہ نے عوام الناس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ عقیدہ ختم نبوت ہمارے ایمان کا جزو لازم ہے۔ یہ ایسا حساس معاملہ ہے جس کے لئے حضرات صحابہ کرامؓ نے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کئے ہیں۔ اس عقیدہ کی حفاظت میں سب سے پہلے شہید ہونے والے صحابی حضرت حبیب بن زیدؓ نے اپنے جسم کے ٹکڑے تو کروالئے۔ مگر عقیدہ ختم نبوت پر کسی قسم کی کوئی آنچ نہیں آنے دی۔

انہوں نے عوام الناس کی توجہ قادیانیت فتنہ کی شرانگیزیوں کی طرف دلائی اور ان سے قادیانیت سے مکمل طور پر بائیکاٹ کرنے کا عہد لیا۔ مولانا فقیر اللہ اختر نے دعا کرائی۔

تقریری مقابلہ مابین مدرسۃ العربیہ ختم نبوت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۲۸ جمادی الثانی ۱۴۳۷ھ بروز جمعرات تقریری مقابلہ بعنوان: ۱...... مسئلہ ختم نبوت قرآن وحدیث کی روشنی میں۔ ۲...... تحاریک ختم نبوت۔ ۳...... اکابرین ختم نبوت، منعقد ہوا۔ جس میں شرکاء کی کل تعداد پچیس تھی۔ اول پوزیشن حاصل کرنے والے خوش قسمت طالب علم محمد شعیب چنیوٹی ولد محمد ناصر درجہ موقف علیہ، دوئم پوزیشن حاصل کرنے والے خوش قسمت طالب علم ضیاء الرحمن بن محمد اسماعیل درجہ متوسطہ، جبکہ سوئم پوزیشن حاصل کرنیوالے خوش قسمت طالب علم محمد اشفاق بن محمد

صادق بہاولپوری تھے۔تینوں پوزیشن حاصل کرنیوالے طلباء کو ختم نبوت پر مشتمل کتابوں کا سیٹ بطور انعام دیا گیا اور تمام شرکاء تقریری مقابلہ کو اعزازی طور پر دروس ختم نبوت کتاب دی گئی۔مولانا محمد عارف مدیر مدرسہ سیدنا علی المرتضیٰ چنیوٹ، مولانا ابوالکلام فتح العلوم والوں نے منصفین کے فرائض سرانجام دیئے۔رات تقریباً ایک بجے رہنما بزرگ ماسٹر خان محمد عابد مسلم کالونی کی دعا پر یہ تقریری مقابلہ اختتام پذیر ہوا۔اللہ تعالیٰ اسے شرف قبولیت سے نوازے۔آمین!

ختم نبوت کانفرنس جھنگ

جمعہ ۱۸؍مارچ ۱۱؍بجے تا نماز عصر جامع مسجد ختم نبوت بیگ کالونی جھنگ نیا شہر میں پندرھویں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔تلاوت ونعت کے بعد مولانا محمد علی شورکوٹ نے خطبہ جمعہ دیا۔مولانا صاحبزادہ خلیل احمد صبح ہی تشریف لے آئے تھے۔آپ نے خطبہ جمعہ اور نماز جمعہ کی جماعت کروائی۔نماز جمعہ کے بعد مولانا ضیاء الدین آزاد ماموں کانجن نے اکابرین تحریک ختم نبوت کی خدمات بیان کیں۔اس کے بعد مولانا غلام رسول دین پوری، مولانا غلام مصطفیٰ، مولانا محمد صدیق جمعیۃ اہل حدیث، مولانا شوکت علی جماعت اہل سنت، مولانا غلام حسین اور مولانا شبیر احمد عثمانی نے خطاب فرمایا۔مقررین نے مسئلہ ختم نبوت اور قادیانی فریب کاریوں، چناب نگر میں قادیانی سرگرمیوں کو بیان کیا۔عصمت انبیاء اور اتحاد امت پر روشنی ڈالی۔مسجد ختم نبوت کے قیام کی تاریخ اور ضرورت بیان فرمائی اور اس مقدس کام میں اپنے معاونین کا شکریہ ادا کیا اور قراردادیں پیش کیں۔طاہر بلال چشتی نے کلام سید امین گیلانی ؒ اور حافظ سیف اللہ خالد نے نعت رسول مقبول ﷺ پیش کی۔آخر میں حضرت خواجہ خلیل احمد مدظلہ نے دعا فرمائی۔

ختم نبوت کانفرنس پنوعاقل

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پنوعاقل کے زیر اہتمام ۶۳رویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس ۲۱؍اپریل بروز جمعرات بعد نماز عشاء شاہی بازار روڈ نزد قادریہ مسجد پنوعاقل پر منعقد ہوئی۔جس میں مولانا اللہ وسایا، مولانا مفتی کفایت اللہ، مولانا عبدالقیوم ہالیجوی، مولانا مسعود افضل ہالیجوی، مولانا عبدالجبار حیدر، مولانا محمد حسین ناصر، مولانا سید حبیب اللہ شاہ، مولانا مفتی محمد طاہر ہالیجوی، مولانا محمد صالح انڈھڑ اور دیگر کے بیانات ہوئے۔کانفرنس کی صدارت مقامی امیر مولانا خلیل الرحمن نے فرمائی۔جبکہ درگاہ عالیہ ہالیجی شریف کے سجادہ نشین مولانا میاں عبدالجبار اور مولانا غلام اللہ ہالیجوی نے سرپرستی فرمائی۔مقررین نے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور فتنہ قادیانیت کی سنگینی سے عوام الناس کو آگاہ فرمایا۔مولانا اظہر الحسینی، عبدالغفار اسعدی، غلام شبیر شیخ ودیگر احباب نے بھرپور محنت کر کے کانفرنس کے انتظامات کئے۔اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں۔